"اخلاق وسیرت"

ختمی مرتبت نازش کون ومکاں

حضرت محمد مصطفیٰ (ص)

تالیف

سید غافر حسن رضوی
چھولسی "ھندی

فہرست

حرف آغاز

پہلی فصل

۱۔اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

۲۔تعریف علم اخلاق

دوسری فصل

اخلاق، قرآن کریم کی روشنی میں

تیسری فصل

۱۔علم اخلاق کی اہمیت، احادیث کی روشنی میں

۲۔علم اخلاق کا ہدف اور فائدہ

چوتھی فصل

اخلاق کی قسمیں

پانچویں فصل

حضورؐ کی بعثت کا مقصد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھٹی فصل

۱۔رسول اسلامؐ کا خدا وند عالم کے ساتھ اخلاق

۲۔رسول اکرمؐ کی عبادت اور نماز شب

ساتویں فصل

۱۔ حضرتؐ کی دلسوزی و مہربانی

۲۔آنحضرتؐ کی سیرت میں مہمان نوازی

۳۔سرکارؐ کی بچوں کے ساتھ مہربانی

٤۔آنحضرتؐ کا جوانوں کے ساتھ اخلاق

٥۔پیغمبر اکرمؐ کی ذاتی اور شخصی سیرت

٦۔سرکارؐ کا اہل خانہ کے ساتھ اخلاق

۷۔رسول اسلامؐ کی سیرت میں سادگی

۸۔حضورؐ کا ہمسایوں کے ساتھ اخلاق

۹۔آنحضرتؐ کا دوستوں کے ساتھ اخلاق

۱۰۔اعزاو اقارب کے ساتھ اخلاق

۱۱۔خادموں اور غلاموں کے ساتھ اخلاق

۱۲۔حضرتؐ کا دشمنوں کے ساتھ اخلاق

۱۳۔سرکار رسالتؐ کا کفار کے ساتھ اخلاق

١٤۔حضرتؐ کی سیرت، اسیروں کے ساتھ

۱۵۔اجنبی ومسافر اور عام انسان کے ساتھ اخلاق

آٹھویں فصل

۱۔ذات رسول اسلامؐ درس عبرت
۲۔حضور اکرمؐ کی سیرت میں عدالت
۳۔پیغمبر اسلامؐ کا عہدو پیمان
٤۔رسول اسلامؐ کی تبلیغی سیرت
٥۔حضرت ختمی مرتبتؐ کی عملی "Practicaly" سیرت
٦۔حضرتؐ کی نظر میں حقوق برادری
۷۔حضورؐ کی سیرت باعثِ محبوبیت
۸۔ سنت رسول اسلامؐ کی جگہ بدعتوں کا رواج

خلاصہ

منابع و ماخذ

"اخلاق وسیرتِ" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

مصنف: سید غافر حسن رضوی چھولسی "ھندی"

ماخذ:شیعہ نیٹ

حرف آغاز

ہمارا موضوع، اخلاق وسیرت حضرت ختمی مرتبتؐ ہے یعنی ہم حضور سرورکائناتؐ کی سیرت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں لیکن دل ودماغ حیران

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وپریشان ہیں کہ آخر اس شخصیت کی سیرت پر روشنی کس طرح ڈالیں، جوخود آفتاب ہوبلکہ جس کی ڈیوڑھی پر آفتاب بھی سجدہ کرتا ہو، ماہتاب اس کے اشاروں پر چلتا ہو، ہماری گنہگار زبان یا ہمارا نا قص قلم، اس عقل کامل کی مدح وثنا کس طرح کرے، جس کی تعریف میں کل ایمان، امیر کائنات علی ابن ابی طالب * رطب اللسان ہیں، جس کی تعریف سے قرآن کریم مملو ہے،جس کی تعریف خدا وند عالم کرتا نظر آتا ہے،جس کو خدا وند عالم نے آسمانوں کی سیر کرائی اور براق جیسی سواری کے ذریعہ ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا اور قرآن کریم اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتا ہے(سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ) (۱)

یعنی پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو سیر کرائی راتوں رات، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ۔

وہ پیغمبر کہ جو محبت و الفت کا ایک جہان ہے اور کہیں تو اتنی زیادہ محبت کا اظہار کیا کہ انسانی عقل سوچنے پر مجبور ہو گئی ایک مرتبہ آپؐ وضو فرمارہے ہیں ،آپؐ کی نگاہوں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے کہ جوپیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے ہے حضورؐ نے وضو چھوڑ کر وہ پانی بلی کے سامنے رکھہ دیا تاکہ وہ اس پانی کے ذریعہ اپنی پیاس بجھا سکے۔

....

حضور ﷺ دشمن کے مقابلہ میں پہاڑ سے بھی زیادہ مستحکم ومضبوط تھے اور دوست کے ساتھ پانی سے بھی زیادہ نرم ورواں ،اپنے ذاتی حق کے متعلق، اپنے جانی دشمن کو بھی معاف کردیتے تھے اور جب انصاف وقانون کی بات آتی ہے تو فرماتے ہیں "خدا کی قسم اگر میری پارۂ جگر "فاطمہ زہرا " بھی یہ کام انجام دیتی تو میں اسے بھی وہی سزا دیتا جو معبود نے مقرر فرمائی ہے۔

جس زمانہ میں ایسا نفسا نفسی کا عالم تھا کہ ایک شخص کے قتل ہوجانے پر پورا قبیلہ انتقام کے لئے قیام کرتا تھا اور نہ جانے کتنے بے گناہ انسانوں کو جان سے ہاتھہ دھونا پڑتا تھااور بے رحمی اس درجہ تک پہونچ چکی تھی کہ معصوم بچوں پر بھی رحم نہیں کیا جاتا تھا، ایسے دورمیں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے حیوان کو اذیت دے گا (چاہے وہ حج کے راستے میں ہو) وہ عادل نہیں ہے اور اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے چونکہ جو انسان حیوان کو تکلیف دیتا ہے وہ سنگدل ہوتا ہے اور سنگدل کی گواہی قبول نہیں کی جا سکتی (۱)

یہاں ایک سوال سراٹھاتا ہے کہ آخر حضور ﷺ کو کیا ضرورت تھی کہ ایسے احکام نافذ کریں؟تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ حضور ﷺ کا یہ وظیفہ تھا کہ زندہ انسانوں کے لبادہ میں مردہ مجسموں کو نعمت حیات سے مالا مال کریناور خود خدافرماتا ہے (فأ ستجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم)(۲)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یعنی جب تمھیں اللہ ورسول حیات کی طرف دعوت دیں تو تمھارا یہ وظیفہ ہے کہ ان کی آواز پر لبیک کہو، چاہے کتنے ہی سنگدل سہی خدا ورسول کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا ورنہ زمرۂ اسلام سے خارج۔
اور دوسری جگہ خدا وند عالم ارشاد فرماتا ہے (من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ) (۳)
یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی، (ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ) (٤)
رسولؐ اپنی ھواوھوس سے کچھہ کلام نہیں کرتے بلکہ یہ تو وہی کہتے ہیں جو وحی کہتی ہے۔

....

(۱)سیرہ پیامبر اکرمؐ ص۱٦،۱۷

(۲)سورۂ انفال/۲٤

(۳)سورۂ نساء/۸۰

(٤)سورۂ نجم / ۳ ،٤

اس رسول کی شان میں کیا کہا جائے جس کی ولادت نے دنیائے کفر کو تہ وبالاکردیا، فارسی آتشکدہ گل ہوگیا، قیصرو کسریٰ کے کنگرے ٹوٹ ٹوٹ کر گر گئے۔
عظمت اتنی زیادہ کہ خدانے اپنا مہمان بنایا اور انکساری اس حد تک کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غلاموں کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں، کیا حضورؐ کی عظمت کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ براق جیسی سواری کے ذریعہ آسمانوں کی سیر کرائی گئی؟ اور انکساری یہ کہ...... بغیر زین کے خچر پر سواری کریں۔ آپؐ کی عظمت یہ ہے کہ جبرئیل امین خدا کا سلام لیکر نازل ہوتے ہیں اور انکساری اس درجہ تک کہ مکہ کے بچّوں کو سلام کرنے کا موقع نہیں دیتے، جدھر سے بھی حضورؐ کا گذر ہوتا تھا، بچّے چھپ جاتے تھے کہ ہم حضورؐ کو سلام کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ حضور ہمیں پہلے ہی سلام کر لیں(۱)

....

(۱)سیرۂ پیامبر اکرم: ص۱٦ تا ۱۸

"**اخلاق وسیرتِ**" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

پہلی فصل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۔اخلاق کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

خلق: اس کا مادہ(خ،ل،ق) ہے اگر "لفظ خ" کے اوپر زبر پڑھیں یعنی خَلق پڑھیں تو اس کے معنی ہیں ظاہری شکل وصورت اور اگر "خ" پر پیش پڑھیں یعنی "خُلق " پڑھینتو باطنی اور داخلی ونفسانی شکل وصورت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاًَ اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں انسان خُلق وخَلق دونوں اعتبار سے نیک ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ظاہری صورت بھی اچھی ہے اور باطنی صورت بھی، جس طرح انسانوں کی ظاہری شکل وصورت مختلف ہوتی ہے اسی طرح باطنی شکل وصورت میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے(۱)

خُلق : انسان کے اس نفسانی ملکہ کو کہا جاتا ہے، جو اس بات کا سبب بنتا ہے کہ انسان بغیر فکرو تأمل اور غورو خوض کے، خاص افعال انجام دے(یعنی نفسانی کنٹرول 'Control' کے ذریعہ بہترین کام انجام دینے کو خُلق کہا جاتا ہے (۲)

الخُلق: السجیہ، یعنی عادت و طور طریقہ(۳)

....

(۱)اخلاق شبر:ص۳۱

(۲)آموزہ ھای بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۱۵

(۳)(لسان اللسان:ج۱،ص۳۶۳)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الخَلق والخُلق: فی الاصل واحد کا الشَرب والشُرب لٰکن خُصَّ الخَلق باالھیأت والصور المدرکة بالبصر وخُصَّ الخُلُق بالقویٰ والسجایا المدرکة بالبصیرة(١)

یعنی خَلق اور خُلق در اصل ایک ہی ہیں لیکن َخَلق مخصوص ہے ظاہری شکل وصورت سے اور خُلق کو مخصوص کردیا گیا باطنی اور معنوی شکل وصورت سے۔

الخلیق والخلقة: کریم الطبیعة والخلیقة والسلیقة اعنی ھو باالطبیعة(٢)

نیک طبیعت و نیک خلقت(پاک طینت اور نیک طبیعت انسان کو خلیق کہا جاتا ہے)

الخلیق والمختلق:حسن الخلق(٣)

یعنی ! بہترین اخلاق کو خلیق و مختلق کہتے ہیں۔

خلیق وخلیقہ و خلائق:سزاوار، خوی گر، طبیعت، خو(٤)

یعنی لائق ور اورخوش طبیعت انسان کو خلیق کہا جاتا ہے۔

الخَلاق: ماا‌کتسبہ الانسان من الفضیلة بخلقہ(٥)

یعنی جو کچھہ انسان، اپنے اخلاق کے ذریعہ فضیلت حاصل کرتا ہے اس کو خَلاق کہا جاتا ہے۔

....

(١)مفردات راغب:ص٢٩٧

(٢)لسان العرب:ج٤،بحث خ الیٰ د

(٣)لسان اللسان:ج١،ص٣٦٣

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(٤)المنجد عربی فارسی:ج١،ص٥٠٤، مادہ خ،ل،ق،

(٥)مفردات راغب:ص٢٩٧

خَلاق: نصیبی از خیر(١)

یعنی خیر اور نیکی کا کچھ حصہ۔

خِلاق وخلوق:نوعی از بوی خوش(٢)

یعنی خوشبو اور اچھی خو، مثلاًَ کہا جاتا ہے کہ فلاں انسان میں آدمیت کی خو بھی نہیں پائی جاتی، مراد یہ ہے کہ اس کی رفتارو گفتار اچھی نہیں ہے۔

٢۔ تعریف علم اخلاق

علم اخلاق وہ علم ہے جو انسان کو فضیلت اور رذیلت کی پہچان کراتا ہے(کون سا کام اچھا ہے کون سا کام برا ہے، جو انسان کو یہ سب بتائے اس علم کو علم اخلاق کہا جاتا ہے)(٣)

اخلاق: عربی گرامر کے اعتبار سے اخلاق "افعال" کے وزن پر ہے اور "خُلق" کی جمع ہے، خُلق :انسان کی نفسانی خصوصیات کو کہا جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے خَلق ، انسان کے بدن کی صفات کو کہا جاتا ہے(٤)

اخلاق :۔ لغت کے اعتبار سے خلق کی جمع ہے جس کے معنی ہیں :طبیعت ،مروت،عادت (٥)

اخلاق: روش، شیوہ، سلوک(٦)

یعنی طور طریقہ اور رفتار و گفتار کو اخلاق کہتے ہیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر اسلامؐ خدا وند منان سے دعا فرماتے ہیں: "اللّھم حَسِّن خُلقی کما حَسّنت خَلقی"(۷)

....

(۱،۲)المنجد عربی فارسی:ج۱،ص۵۰٤

(۳)آموزہ های بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۱۷

(٤) آموزہ های بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۱۵

(۵)المنجدعربی اردو :ص۲۹٤

(٦)المنجد عربی فارسی:ج۱،ص۵۰٤

(۷) بحار الانوار:ج۹۷، ص۲۵۳

یعنی پالنے والے! میرے خُلق کو بھی اسی طرح بہتر قرار دے جس طرح میرے خَلق کو بہتر بنایا ہے(یعنی جس طرح میری خلقت، نیک طینت ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اخلاق حسنہ قرار دے) جب کبھی یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کا اخلاق بہت بہتر ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ انسان ، نفسانی اعتبار سے صفات حسنہ(بہتر صفات) کا مالک ہے۔

انسان کے تمام اعمال، نفسیاتی خصوصیات پر موقوف ہیں یعنی اگر انسان کا اخلاق اچھا اور نیک ہوگا تو اسکے اعمال بھی اچھے ہوں گے اسی لئے جب بھی کوئی انسان اچھے کام انجام دیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس کا اخلاق بہت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اچھا ہے (۱)

سیرت : لغوی اعتبار سے :عادت،طریقہ،طرز زندگی کے معنی میں ہے(۲)

سیرت:روش و طریقہ، هیأت، (۳)

حمدت سیرتہ: او نیکو روش و خوب کردار است، کسی کہ دل پاک ونیت صاف داشتہ باشد افعال وروش او محمود و پسندیدہ می شود(٤)

یعنی سیرت کے معنی رفتار اور طور طریقے کے ہیں، بطور نمونہ ایک مثال پیش کی گئی ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ انسان اچھے کردار کا ہے اور اس کی رفتار و گفتار اچھی ہے، جس کا دل پاک ہو اور نیت صاف ہو تو اس کے افعال اور چال چلن انسان دوست ہوتے ہیں یعنی اس کے کاموں کو ہر انسان پسند کرتاہے اور اس کی تعریف کرتا ہے۔

....

(۱)آموزہ های بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۱۵

(۲)المنجدعربی،اردو:ص۵۰٦

(۳)المنجد عربی فارسی:ج۱،ص٥٠٤

(٤)المنجد عربی فارسی:ج۱،ص٥٠٤

دوسر ی فصل

اخلاق ،قرآن کی روشنی میں

خُلُق: (انّ ھٰذا الا خُلُق الاولین)(١)

یعنی بے شک یہ راستہ وہی پہلے والوں کا راستہ ہے، آیۂ کریمہ میں خُلُق سے مراد راستہ لیا گیا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ ،گذرے ہوئے لوگوں کی سیرت پر چل رہے ہیں۔

خُلُق:(وانک لعلیٰ خُلُق عظیم) (٢)

رسول اسلامؐسے خطاب کیا جارہا ہے کہ اے میرے حبیب! آپ خلق عظیم پر فائز ہیں، اس آیت میں خلق سے مراد "اخلاق اور حسن سیرت" کو لیا گیا ہے۔

خَلاق:(.........فأستمتعوا بخلاقھم فأستمتعتم بخلاقکم کما استمتع الذین من قبلکم بخلٰقھم.........)(٣)

منافقوں سے خطاب کرکے کہا جارہا ہے کہ تم ویسے ہی لوگ ہو جیسے تمھارے بزرگ تھے (اور راہ نفاق پر گامزن تھے بلکہ) وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے اور ان کے پاس دولت وثروت اور اولاد بھی زیادہ تھی(لیکن انھوں نے بے جا (ھواوھوس) میں صرف کیا اور تم بھی انھیں کی راہ پر چل دیئے، ان لوگوں نے مومنین کا مضحکہ کیا اور تم بھی مومنین کو مضحکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی آماجگاہ گردانتے ہو، نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا وآخرت میں ان کے اعمال برباد ہو گئے (یعنی ان کے اعمال نے انھیں نہ تو دنیا میں کوئی فائدہ پہونچایا اور نہ ہی آخرت میں) اور وہ لوگ خسارہ میں ہیں۔

....

(۱)سورۂ شعراء/ ۱۳۷

(۲)سورۂ قلم/٤

(۳)سورۂ توبہ/٦٩

اس آیت میں بھی "لفظ خلاق" پیروی اور اتباع کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور ارشاد ہو رہا ہے کہ یہ لوگ بھی اپنے گذشتگان کی پیروی کرتے ہوئے ہلاکت کے منھ میں جا رہے ہیں۔

خَلاق:(.....ولقد علموا لمن اشتراہ مالہ فی الآخرۃ من خلٰق.......)(۱)

یہودیوں کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد ہو رہا ہے کہ جناب سلیمان ـ کے زمانہ میں ان لوگوں نے شیطان کی پیروی کی ....انھوں نے ان حصوں کو لے لیا کہ جو انھیں بالکل فائدہ نہیں پہونچاسکتے اور نقصان ہی نقصان ہوتا ہے درحالانکہ وہ لوگ یہ جانتے تھے کہ ایسی خریداری، آخرت میں نفع بخش ثابت نہیں ہوگی(آیۂ مذکورہ میں "خلاق" سے مراد فائدہ اور بھلائی ہے جو خُلق اور اخلاق کے ذیل میں آتا ہے)

خَلاق:(......فمن الناس من یقول ربنا آتنا فی الدنیا وما لہ فی الآخرۃ من

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلاق)(۲)

..........بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پرور دگار! ہمیں دنیا میں نیکی عطا کر لیکن یہ دعا آخرت میں نفع بخش ثابت نہیں ہو سکتی (اس آیت میں بھی "لفظ خلاق" سے مراد وہی ہے جو خلق و اخلاق کے ذیل میں آتا ہے یعنی نیکی اور بھلائی)

خَلاق:(ان الذین یشترون بعهدالله و یمانهم ثمنا قلیلا اولٰئک لا خلاق لهم فی الآخرة.....)(۳)

وہ لوگ جو خدا وند عالم سے کئے ہوئے وعدوں کو کسی بہانے سے توڑ دیتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی بھلائی نہیں ہے.......(اس آیت میں بھی "لفظ خلاق" اخلاق اور حسن خُلق کے معنی میں استعمال ہوا ہے) اگر ان تمام مشتقات اور سیرت کے تما م مشتقات کو ایک جگہ جمع کرکے غورو خوض کیا جائے تو اخلاق اور سیرت میں کوئی فرق نہیں ہے اخلاق وہی ہے جو سیرت ہے اور سیرت وہی ہے جو اخلاق ہے(عادات و اطوار ، طور طریقہ اور رفتار و گفتار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں)

....

(۱)سورۂ بقرہ/۱۰۲

(۲)سورۂ بقرہ/۲۰۰

(۳)سورۂ آل عمران/۷۷

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"اخلاق وسیرتِ" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

تیسری فصل

۱۔علم اخلاق کی اہمیت ، احادیث کی روشنی میں

علم اخلاق ،انسان کو فضیلت ورذیلت کی شناخت کرانے کے علاوہ، اس کے اعمال و افعال کی قیمت کو بھی معین کرتا ہے چونکہ ہر عمل اور ہر کام جو انجام دیا جائے وہ فضیلت نہیں کہلاتا، اگر انجام شدہ کام فضیلت کا حامل ہے تو لائق تعریف ہے اور اگر رذیلت سے دو چار ہے تو اس کی (علم اخلاق میں) کوئی اہمیت نہیں ہے(۱)

علم اخلاق کی اہمیت، خود اخلاق کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور اخلاق کی اہمیت کو درک کرنے کے لئے معصومین ٪ سے بہت زیادہ روایتیں منقول ہیں، چنانچہ ایک روایت میں حضرت علی ـ فرماتے ہیں: " لو کنا لا نرجوا جنة ولا نخشیٰ نارا ولا ثوابا ولا عقابا لکان ینبغی لنا ان نطالب بمکارم الاخلاق فأنها مما تدل علیٰ سبیل النجاح" (۲)

یعنی اگر ہمیں جنت کی امید نہ ہوتی، جہنم کا خوف نہ ہوتا، ثواب وعذاب بھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نہ ہوتا، تب بھی ہمارے لئے بہتر تھا کہ مکارم اخلاق کے خواہاںہونچونکہ مکارم اخلاق، نجات اور کامیابی کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر آخرت کا وجود نہ ہوتا، صرف دنیا ہی دنیا ہوتی، تب بھی انسان کو اخلاق کی ضرورت تھی چونکہ اخلاق، دنیوی حیات کو دلپذیرو جذاب اور خوبصورت بنادیتا ہے۔

یا پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں:"انما بعثت لأتمم مکارم الاخلاق" میں مکارم اخلاق کو کامل کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہونیعنی میں مکارم اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہونچائوں گا، میں اخلاق کا خاتمہ ہوں۔

....

(۱)آموزہ های بنیادین علم اخلاق: ج۱ ، ص۱۷

(۲)اخلاق درقرآن:ج۱،ص۲۲۔ مستدرک الوسائل:ج۲،ص۲۸۳

اس روایت سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ دین اسلام کے اہداف ومقاصد میں سے ایک اہم مقصد، انسانوں کی اخلاقی تربیت ہے(۱)

اسی طرح حضورؐسے نقل ہوا ہے:" الاسلام حسنُ الخُلق والخُلق الحَسَن نصفُ الدّین"(۲)

یعنی اسلام، اچھے اخلاق کا نام ہے اور اچھا اخلاق، آدھا دین ہے۔ یا آپؐ ہی سے نقل ہوا ہے: "اکملُ المومنین ایمانا احسنهم خُلقا"(۳) یعنی مومنین میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان روایتوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ دین میں، اخلاق کی اہمیت کتنی زیادہ ہے؟

دنیا کے بارے میں بھی اخلاق کی اہمیت بہت زیادہ ہے ، اس کے بارے میں بھی روایتیں نقل ہوئی ہیں مثلاًَ حضرت علی ـ فرماتے ہیں: "من حسُنَت خلیقَتُہ طابت عِشرَتُہ"

یعنی جس کا اخلاق اچھا ہوگا ، اس کی زندگی خوشگوار ہوگی، اخلاق کی اتنی زیادہ تاکید بتا رہی ہے کہ انسان کو اخلاق کی بہت زیادہ ضرورت ہے اگر انسان اخلاق سے بے نیاز ہوتا تواخلاق کو انبیا ء ٪ کا اہم مقصدکبھی بھی قرار نہ دیا جاتا(٤)

....

(١)آموزہ های بنیادین علم اخلاق:ج١،ص٢٢

(٢)بحار الانوار: ج ٧١، ص٣٨٥

(٣)بحار الانوار: ج ١ ٧ ،ص ٣ ٧ ٣

(٤)آموزہ های بنیادین علم اخلاق:ج١،ص٢٣

٢۔علم اخلاق کا ہدف اور فائدہ

علم اخلاق کا ہدف اور مقصد، انسانی حیات کا انتہائی مقصد ہے اور وہ ہے انسان کو کمال تک پہونچانا یعنی علم اخلاق انسان کو کمال کی منزلیں طے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کراتا ہے اور اسے انتہائی با کمال بنا دیتا ہے اور اسے اتنا بلند کردیتا ہے کہ طائر فکر، پرواز سے قاصر ہے، شاعر اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تدبیر سے پہلے
خدابندہ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

یعنی انسان اخلاق کی منزل معراج پر پہونچ کر اس درجہ تک پہونچ جائے کہ اس سے خدا وند عالم ہمکلام ہوجائے۔
اور علم اخلاق کا فائدہ، جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا ہے کہ علم اخلاق انسان کو فضائل و رذائل کی شناخت کراتا ہے (۱)

....

(۱)آموزہ ھای بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۲۳،۲۴

چوتھی فصل

اخلاق کی قسمیں

اخلاق کی دو قسمیں ہیں ۱: فضیلت (اچھا اخلاق) ۲: رذیلت (برا اخلاق)جو زبان عربی میں اخلاق الحسنة اور اخلاق السیئۃسے معروف ہیں (۱)
اچھا اخلاق انسان کو منزل معراج تک پہونچا دیتاہے اور برا اخلاق انسان کو اتنا پست کر دیتا ہے کہ وہ معاشرہ میں خجالت کے پیش نظر سر نگوں ہوکر رہ جاتا ہے، اس کا ضمیر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ جن لوگوں کے ساتھ برے اخلاق سے پیش آیا ہے ان کے سامنے سر اٹھاکر زندگی گذارے ،البتہ یہ بات صاحب درک و فہم سے متعلق ہے اور اس کا تعلق اس شخص سے ہے جس کے ضمیر میں زندگی کی ذرہ برابر بھی رمق باقی ہے ،جس کا ضمیر ہی مردہ ہو چکا ہو وہ کیا محسوس کرے گا ؟
دوسرے مرحلہ میں اخلاق کی پھر دو قسمیں ہیں [۱] اپنے نفس کے ساتھ اخلاق [۲] دوسروں کے ساتھ اخلاق۔
دوسروں کے ساتھ اخلاق کی بہت زیادہ قسمیں ہو سکتی ہیں لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے چند اقسام کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔
۱۔خدا کے ساتھ اخلاق ۲۔اہل خانہ کے ساتھ اخلاق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔پڑوسیوں کے ساتھ اخلاق ٤۔دوستوں کے ساتھ اخلاق ۵۔دشمنوں کے ساتھ اخلاق ٦۔اعزا ء و اقارب کے ساتھ اخلاق ۷۔خادموں ،نوکروں اور غلاموں کے ساتھ اخلاق ۸۔اجنبی کے ساتھ اخلاق اب یہ انسان کے اوپر منحصر ہے کہ کس کے ساتھ کس اخلاق سے پیش آتا ہے ،یہ اس کی عقل کا امتحان ہے کہ وہ اس کی کیسی رہنمائی کرتی ہے اس کو منزل کمال تک پہونچاتی ہے یا قعر مضلت میں ڈھکیل دیتی ہے ۔

....

(۱)اخلاق شبر:ص۳۱۔ آموزہ ھای بنیادین علم اخلاق:ج۱،ص۱۵

اگر انسان کا ذہن عاجز ہو جائے کہ کس کے ساتھ کس اخلاق سے پیش آیاجائے تو وہ پھر اپنے لئے نمونہ آئیڈیل [Ideal] تلاش کرے اور جس طرح وہ اخلاق سے پیش آتا ہے اسی طرح یہ بھی اخلاق سے پیش آئے ۔ یہ بھی انسان کے اوپر موقوف ہے کہ وہ اپنا آئیڈیل(Ideal)کس کو بنا تا ہے ؟اس معاشرہ میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں، کسی انسان کے جذبات و احساسات پر ہمارا پہرہ نہیں ہے کہ جو ہم چاہیں گے وہ وہی کام انجام دے گا یا جسے ہم چاہیں گے وہ اپنا آئیڈیل(Ideal)بنائے گا بلکہ انسان خود مختار ہے ،جس کو چاہے اپنا آئیڈیل (Ideal) بنائے، یہی وجہ ہے... کہ بعض لوگ فلمی ستاروں(Bolly wood Stars & Holly wood)کو اپنا آئیڈیل(Ideal)بناتے ہیں ،بعض لوگ کرکیٹڑوں(Cricketers)کو اپنے لئے نمونہ انتخاب کر لیتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہیں اور بعض لوگ فوٹ بالسٹ(Foot Ballist) کو اپنا آئیڈیل(Ideal)قرار دیتے ہیں خلاصہ یہ کہ جس کی نگاہوں کو جو بھا جاتا ہے وہ اسی کو اپنالیتا ہے لیکن...............انسان کے خود مختار ہو نے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو لاوارث اور بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے ،جس کو چاہے اپنا آئیڈیل (Ideal)بنائے بلکہ اسے عقل وضمیرجیسے رہبروں جیسی نعمت سے مالا مال کرکے بھیجا گیا ہے ، آئیڈیل(Ideal) کو انتخاب کر نے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا عقل بھی اس آئیڈیل(Ideal)کو قبول کرتی ہے؟ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اگر انسان عقل کی موافقت میں آئیڈیل(Ideal)کا انتخاب کرے گا تو کبھی بھی دام فریبی میں گرفتارنہیںہو سکتا بلکہ اپنی کشتی حیات کو بخوبی کنارے لگا سکتا ہے۔

خدا وند عالم کی آواز آئی اے انسان تو اپنے لئے نمونہ اور آئیڈیل(Ideal) کی تلاش میں ہے تو پریشان کیوں ہو تا ہے گھبرا نے کی کیا بات ہے؟ہم تیرے خالق ہیں ،ہم بتائیں گے کہ تیرا آئیڈیل(Ideal)کیسا ہونا چاہیئے ؟ (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة)(۱)

بے شک (میرے حبیب)محمد مصطفیٰؐ میں تمھارے لئے نمونہ موجود ہے یعنی اگر تمھیں نمونہ چاہیئے تو میرے حبیب کو دیکھو، اس کی پیروی کرو، خود بخود راہ راست پر گامزن ہو جائوگے چونکہ میرا حبیب آئینۂ اخلاق ہے۔

رسول اسلامؐ انسان کے لئے ہر کام میں بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں، انسان جو کام کرنا چاہے حضرتؐ کو اپنا آئیڈیل بنائے،دیگر امور سے چشم پوشی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرتے ہوئے اخلاق نبوی پر نظر کرتے ہیں ۔

....

(۱)سورہاحزاب ۲۱

رسول اسلامؐ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد رب العزت ہو رہا ہے: "انک لعلیٰ خلق عظیم"(۱)
اے میرے حبیب تم اخلاق عظیم پر فائز ہو ،آخر خدا وند عالم نے رسول اسلامؐ میں کونسی ایسی صفت دیکھی کہ خلق عظیم جیسی عظیم سند سے نوازا؟ چونکہ اخلاق کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جو حضورؐ کی ذات میں نہ پایا جائے آئیئے تاریخ پر نظر کرتے ہیں کہ حضورؐ کا اخلاق کیسا تھا اور آپؐ کی سیرت کیا تھی؟
روایتیں گواہ ہیں کہ آپؐ پورے وقار و متانت کے ساتھ راستہ چلتے تھے ،آپؐ کی نظریں ہمیشہ جھکی رہتی تھیں ،ہمیشہ سلام میں سبقت کیا کرتے تھے ،ہمیشہ خدا کی مخلوقات میں غوروفکر کرتے رہتے تھے ،بغیر ضرورت کے کلام نہیں کرتے تھے ،کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے ، کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے،اگر زیادہ خوشی کا اظہار فرماتے تھے تو صرف لبوں پر تبسم آتا تھا ،آواز بلند نہیں ہوتی تھی(۲)
اخلاق کے اس درجہ پر فائز تھے کہ ہمیشہ سر جھکاکر چلتے تھے کبھی بھی آپ کو سر اٹھاکر چلتے نہیں دیکھا گیا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

. . . .

(۱)سورہ قلم/٤

(۲)احسن المقال :ج۱، ص۲۷

"اخلاق وسیرتِ" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

پانچویں فصل

حضور اکرمؐ کی بعثت کا مقصد

جس طرح تمام انبیاء کا روی زمین پر آنا مقصد اور ہدف سے خالی نہیں ہے اور قرآن کریم اس کی حکایت اس طرح کرتا ہے (کان الناس امة واحدة فبعث اللّٰہ النبیین مبشرین و منذرین)(۱)

پہلے تمام لوگ ایک ہی گروہ کی شکل میں تھے(کوئی اختلاف نہیں تھا لیکن بعد میں اختلاف پیدا ہوا تو)خدا وند عالم نے انبیاء ٪ کو مبعوث کیا تاکہ وہ (جنت کی) بشارت دیں اور(عذاب الٰہی و جہنم) سے ڈرائیں۔

اسی طرح ہمارے آخری پیغمبرحضرت محمد مصطفےٰؐ کی بعثت کا بھی ایک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مقصد ہے اور وہ ہے "اشرف المخلوقات کی بہترین تربیت" جیسا کہ ارشاد رب العزت ہورہا ہے: (لقد من اللہ علیٰ المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیٰتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین)(۲)

یعنی بے شک خدا وند عالم نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان کے لئے انھیں میں سے ایک رسول کو مبعوث کیا تاکہ وہ انھیں آیات قرآنی سنائے اور ان کے نفوس کو پاک کرے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے، اگر چہ پہلے وہ لوگ ضلالت و گمراہی میں تھے(ضلالت وگمراہی سے نکالنے کے لئے نبی کو مبعوث کیا)

یا اسی مفہوم کی دوسری آیت صرف تھوڑے سے فرق کے ساتھ آئی ہے:(ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین)(۳)

....

(۱)سورہ بقرہ/ ۲۱۳

(۲)سورۂ آل عمران/۱٦٤

(۳)سورۂ جمعہ/۲

یعنی وہ(خدا)وہی ہے جس نے امیین میں ایک رسول کو خود انھیں میں سے مبعوث کیا تاکہ وہ انھیں قرآنی آیات پڑھ کر سنائے اور ان کا تزکیہ نفس کرے

اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اگر چہ وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

ان آیتوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء ؑ کی بعثت کا مقصد "لوگوں کوگمراہیوں سے نجات دینا اوران کی بہترین تربیت " ہے۔ تعلیم بھی، تزکیہ بھی، اخلاق و تربیت بھی ،آخری دو آیتیں ہمارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ؐسے مخصوص ہیں جن میں آشکار طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ؐ کی بعثت کا مقصد اور ہدف کیا ہے۔ حضور ؐکو خدا وند عالم نے اسی وجہ سے روی زمین پر بھیجا تھا کہ تمام انسانوں کو منزل کمال اور سعادت سے ہمکنار کریں، چونکہ انسان ہی تمام مخلوقات میں اشرف ہے اور تمام مخلوقات کے نچوڑکو انسان کہا جاتا ہے، لہٰذا اگر ہر انسان اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی اصلاح کر لے تو خود بخود پورے معاشرے کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر ایک انسان فاسداورفاسق وفاجر ہو تو معاشرہ پر اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے چونکہ "ایک مچھلی تالاب کو گندا کرتی ہے"

جناب آدم ؑ سے لے کر حضرت ختمی مرتبت ؐتک، ہر نبی کی یہی کوشش رہی ہے کہ انسان کو کمال وسعادت کی منزلیں طے کرائے، انھیں صراط مستقیم پر گامزن کرے، نہ یہ کہ صرف راستہ بتادے۔ حضور ؐکے لئے تو صراحت کے ساتھ قرآن میں بیان ہوا ہے (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ)(۱)

مقصدیہ ہے کہ اے انسان اگر ہم نے صراط مستقیم کی دعوت دی ہے تو تجھے تنہا اور بے مونس ومددگار کسی چوراہے پر نہیں چھوڑا ہے کہ تو پریشان اور حیران وسرگردان پھرتا رہے بلکہ ہم نے تیرے لئے نمونہ اور اسوہ(Ideal) بھی بھیجا ہے "بے شک تمہارے لئے میرے حبیب میں نمونہ(Ideal) موجود ہے " یعنی تم جو کام بھی کرنا چاہتے ہو تو رسولؐکو دیکھ کر انجام دو، جس طرح میرا رسولؐانجام دے رہا ہے اسی طرح تم بھی انجام دو، میرا رسولؐتمہارے لئے بہترین مجسّم نمونۂ عمل ہے، اس کے اعمال کو دیکھو ،اس کے اقوال کو دیکھو، اس کی معاشرت کو دیکھو، اس کے کردار کو دیکھو، اس کی رفتار کو دیکھو، اسکی گفتار کو دیکھو....اور... اسے دیکھ کر اعمال بجا لاتے رہو، ہر چیز میں، ہر کام میں اس کی پیروی کرو، صراط مستقیم مل جا ئے گی۔

....

(۱)سورۂ احزاب/۲۱

اور جب انسان اس منزل پر پہونچ جا ئے گاکہ اس کا ہر عمل، رسول اسلامؐ کو نمونۂ عمل بناتے ہوئے انجام پائے تو پھر وہ اس منزل پر آجائے گا کہ "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" (۱) انسان اپنے نفس کو بھی پہچان لے گااور نفس کے ساتھ ساتھ معبود حقیقی کی بھی معرفت حاصل ہو جائے گی چونکہ معبود حقیقی کی معرفت، اپنے نفس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو پہچاننے پر موقوف ہے اور انسان اپنے نفس کو اسی وقت پہچان سکتا ہے جب حضور اکرمؐ کو اپنا نمونۂ عمل بنائے ، جب تک انسان اپنے نفس کو نہیں پہچان پائے گا، تب تک وہ ھواوھوس کا اسیر رہے گا ، نفس کا غلام بن کر رہے گا، صرف اپنی ذات سے محبت کرے گا لیکن جب وہ اپنے نفس کو پہچان لے گا اور یہ دیکھے گا کہ اس کا نفس اسے کمال و سعادت کے بجائے پستی کی جانب لے جا رہا ہے تو خود بخود نفس سے نفرت ہونے لگے گی اور جب نفس سے نفرت ہونے لگے گی تو پھر کمال وسعادت کے بارے میں غوروفکر کرے گا تا کہ اسے کمال و سعادت کی راہ مل جائے اور اس کے لئے وہ کسی نمونہ (آئیڈیلIdeal) کی تلاش میں رہے گا اور جب نمونہ تلاش کرے گا تو اسے قرآن کریم کے مطابق ایک ہی نمونہ نظر آئے گا جوذات سرور کائناتؐ ہے-

جب حضورؐ کو اپنا نمونۂ عمل بنا لے گا تو یہ بات اظھر من الشمس ہے کہ خود بخود ذات خدا وندی سے قریب ہوتا چلا جائے گا اور اس کے دل میں خدا وند عالم کی محبت کا چراغ روشن ہو جا ئے گا، جب تک انسان کے دل میں اپنے نفس کی محبت ہے، تب تک اس کا دل خدا کی الفت سے خالی ہے اور اسکے بر خلاف...اگر انسان کے دل میں خد اکی محبت جا گزیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اپنی ذات سے کو ئی لگائو نہیں ہے(جو بھی ہے وہ خدا کے لئے ہے، اس کا ہراٹھنے والا قدم مرضی معبود کا تابع ہوگا ،اس کی زبان کھلے گی توکھلنے سے پہلے خدا کی رضایت طلب کرے گی، ہاتھ اٹھانے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے پہلے خدا کی یاد آئے گی، نگاہ اٹھانے سے پہلے مرضی رب کے بارے میں سوچے گا اسی طرح اس کا ہر کام فی سبیل اللہ ہو گا)اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نہ تو اس کے دل میں لالچ ہوگا، نہ حسد ہوگا، نہ بغض وکینہ ہوگا، نہ دنیا داری ہوگی، یعنی اس کا دل تمام دنیاوی خرافات سے پاک ہوگا اور اسی کو کمال وسعادت کی منزل کہا جاتا ہے(۲)

....

(۱)غرر الحکم:ص۲۳۲

(۲) سیرۂ رسول اللہ از دیدگاہ امام خمینی:ص۴۱

"اخلاق وسیرتِ" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

چھٹی فصل

۱۔ رسول اسلامؐ کا خداوندعالم کے ساتھ اخلاق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اخلاق کا ایک پہلو یہ ہے کہ انسان اپنے آقا و مولا کی یاد میں غرق رہے ،کبھی بھی اپنے آقا کو فراموشی کی نذر نہ ہونے دے ،چاہے زبان سے یاد کرے یا دل سے ،بہر حال اس کی یاد میں رہے،حضرت ختمی مرتبتؐ نے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ اپنے آقا و مولا کو کس طرح یاد کیا جائے ،آپؐ کی توجہ ہر وقت خدا وند عالم کی طرف رہتی تھی ہر وقت لبوں پر تسبیح و تہلیل کے زمزمے رہتے تھے .... وکان لایقوم ولا یجلس الا علیٰ ذکراللہ(۱)

یعنی حضورؐ کی کوئی نشست و برخاست ذکر خدا سے خالی نہیں ہو تی تھی اور اس ذکر کا اثر دوسروں پر یہ ہوتا تھا کہ ان کے لب بھی تسبیح خدا میں زمزمہ سنج ہو جاتے تھے۔

اگر ایک انسان کو ذرا اونچا عہدہ مل جاتا ہے تو وہ پھولے نہیں سماتا اور تکبرانہ انداز میں سر اٹھا کر چلتا ہے کہ میرے جیسا کون ہو سکتا ہے، لیکن رسول اسلامؐ جو دونوں جہاں کے لئے منتخب کئے گئے تھے ان کی سادہ لوحی پر نظر کی جائے۔

۲۔ رسول اکرمؐ کی عبادت اور نماز شب

نماز شب کی فضیلت کے پیش نظر آپؐ کا ارشاد گرامی ہے: "محروم وہ شخص ہے جو نماز شب سے محروم ہے"(۲)

مطلب یہ ہے کہ جو غریب ہے اسے محروم نہیں کہتے، جس کے ماں باپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دنیا سے گذر گئے ہوں وہ محروم نہیں ہوتا، بلکہ محروم وہ شخص ہے جو نماز شب سے محروم ہو۔

....

(۱)بحار الانوار:ج۱٦، ص۲۲۸

(۲) بحار الانوار: ج ۸۷ ،ص ۱٤٦

ایک دوسری روایت بتاتی ہے کہ خدا وند عالم نے جناب موسیٰ ۔ سے فرمایا: "وہ انسان جھوٹ بولتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں خدا سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے رات میں گفتگو کر نے کے بجائے بستر خواب کی جانب چلا جاتا ہے" (۱)

یا ایک جگہ کشاف الحقائق مصحف نا طق حضرت امام جعفرصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "لیس من شیعتنا من لم یصل صلاۃ اللیل"(۲) یعنی آگاہ ہوجائو کہ جو انسان نماز شب بجا نہ لاتا ہو وہ(شیعہ ہوتے ہوئے بھی) ہمارا شیعہ نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جو شیعہ نمازشب بجا نہ لاتا ہو وہ برائے نام شیعہ ہے امام ۔ کے نزدیک شیعہ وہی ہے جو نماز شب کو پابندی کے ساتھ بجا لاتا ہو۔

واقعاَ یہ روایت تو انتہائی تاکید کے ساتھ بیان ہوئی ہے یہاں تک کہ امام ۔ اس انسان کو اپنا شیعہ کہنا پسند نہیں فرمارہے ہیں جو نماز شب بجا نہ لاتا ہو۔ نماز شب کی بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے خود سرکار رسالتؐنے بھی بہت زیادہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاکید فرمائی ہے آئیئے اب اس پہلو کو حضرتؐ کی ذات والا صفات میں دیکھتے ہیں۔

جب آپؐ محراب عبادت میں آئے تو تواضع وانکساری کے ساتھ اتنی زیادہ عبادت بجا لائے کہ پیروں پر ورم آگیا اور خدا کو کہنا پڑا (یا ایها المزمل قم الیل الا قلیلا)(۳)

یعنی اے میرے رسول! آپ راتوں کو (میری عبادت میں) کھڑے ہوکر بسر کیجئے لیکن تھوڑا کم، ہم نے عبادت اس لئے واجب قرار نہیں دی کہ آپ خود کو زحمت میں ڈالیں۔

رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد آنحضرتؐ بستر مبارک سے اٹھتے تھے، مسواک کرتے تھے، وضو فرماتے تھے، قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر اتنا زیادہ گریہ فرماتے تھے کہ ریش مبارک اشکوں سے مملو ہوجاتی تھی، آپؐ کی بعض ازواج جب آپؐ کو اس حالت میں دیکھتی تھیں تو سوال کرتی تھیں کہ یا رسول اللہؐ! آپ تو معصوم ہیں ، آپ نے کوئی گناہ انجام دیا ہی نہیں ہے پھر یہ رونے کا سبب کیا ہے؟ تو آپؐ جواب میں ارشاد فرماتے تھے "کیا میں خدا وند عالم کا شاکر بندہ نہ بنوں؟"

....

(۱)اعلام الدین: ص۲۶۳

(۲)بحارالانوار:ج ۸۷،ص۱٤۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۳)سورۂ مزمل/۱،۲

یعنی عصمت سے مزین ہونے کے با وجود حضورؐ گریہ فرمارہے ہیں اور اس گریہ کو خدا کے شاکر بندوں کی پہچان بتاتے ہیں، جس سے یہ صاف ظاہر ہورہا ہے کہ گریہ نہ کرنا شکر کے منافی ہے اور کفر کے مترادف ہے (کیا کہا جائے ان حضرات کے بارے میں جو گریہ کرنے پر بدعت کے فتوے لگاتے ہیں؟)

جناب ام سلمیٰ فرماتی ہیں :"ایک شب، حضورؐ میرے گھر تشریف فرماتھے، میں نے آدھی رات کے بعد آپؐ کے بستر مبارک کو خالی دیکھا، میں نے تلاش کرنے کے بعد دیکھا کہ آپؐ تاریکی میں کھڑے ہو ئے ہیں، دست مبارک عرش کی جانب بلند ہیں، چشم مبارک سے اشکوں کی برسات ہو رہی ہے اور دعا فر مارہے ہیں کہ "پروردگار! جو نعمتیں تونے مجھے عطا کی ہیں انہیں مجھ سے واپس نہ لینا ، میرے دشمنوں کوخوش نہ ہونے دینا، جن بلائوں سے مجھے نجات دے چکا ہے ان میں دوبارہ گرفتار نہ کرنا، مجھے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی تنہا نہ چھوڑنا" میں نے حضورؐ سے کہا یا رسول اللهؐ! آپ تو پہلے ہی سے بخشش شدہ ہیں ، حضورؐ نے فرمایا : " نہیں کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو خدا وند عالم کا محتاج نہ ہو اور اس سے بے نیاز ہو ، حضرت یونس ـ کو خدا وند عالم نے صرف ایک لمحہ کے لئے تنہا چھوڑ دیا تھا تو آپ ـ شکم ماہی (مچھلی کے پیٹ) میں زندانی ہو گئے"(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضورؐکی نماز شب ہم کو یہ درس دیتی ہے کہ امت کے رہبر وپیشواکو آرام طلب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کا پورا وجود محنت وزحمت کے سمندر میں غرق رہنا چاہیئے، آپؐنے مولا علی ـ کو نماز شب کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے،آپؐنے مکرر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: "علیک بصلاة اللیل، علیک بصلاة اللیل، علیک بصلاة اللیل"

یعنی ! اے علی تم پر لازم ہے کہ نماز شب بجا لائو، نماز شب ضرور بجا لائو ،نماز شب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے(۲)

....

(۱) بحار الانوار:ج۱٦،ص۲۱۷

(۲)وسائل الشیعہ:ج۵،ص۲٦۸

"**اخلاق وسیرتِ**" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

ساتویں فصل

۱ـ حضرتؐکی دلسوزی ومہربانی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب حضور اکرمؐ مخلوقات کے سامنے آتے ہیں تو اخلاق کا وہ نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دنیائے انسانیت انگشت بدنداں نظر آتی ہے اور خدا وند عالم کہتانظرآتا ہے(انک لعلیٰ خلق عظیم)(۱)
یعنی اے میرے رسولؐ آپ اخلاق کے بلند وعظیم درجہ پر فائز ہیں۔
ایک روز آپؐ نے مولا علی ۔ کو بارہ درہم دیئے اور فرمایا: "میرے لئے ایک لباس خرید کر لے آئو" حضرت علی ۔ بازار گئے اور بارہ درہم کا لباس خرید کر لے آئے ، حضورؐ نے لباس کو دیکھا اور علی ۔ سے فرمایا: "اے علی ۔ اگر اس لباس سے کم قیمت لباس مل جاتا تو بہتر تھا اگر ابھی دوکاندار موجود ہو تو یہ لباس واپس کردو" علی ۔ دوبارہ بازار گئے اور لباس واپس کردیا اور بارہ درہم واپس لاکر آپؐ کے حوالہ کر دیئے۔
حضرتؐ مولاعلی ۔ کو اپنے ہمراہ لے کر بازار کی جانب روانہ ہوئے، راستہ میں ایک کنیز پر نظر پڑی کہ جو گریہ کر رہی تھی، آپؐ نے سبب دریافت کیا تو کنیز نے جواب دیا کہ میرے آقا نے مجھے چار درہم دیئے تھے کہ کچھ سامان خرید کر لے جائوں لیکن وہ چار درہم گم ہو گئے، اب گھر واپس جائوں تو کس طرح؟
آپؐ نے اپنے بارہ درہمونمیں سے چار درہم اس کنیز کو عطا کئے کہ وہ سامان خرید کر لے جائے اور بازار پہونچکر چار درہم کا لباس خریدا، لباس لے کر بازار سے واپس آرہے تھے تو ایک برہنہ تن انسان پر نظر پڑ گئی، آپؐ نے وہ لباس اس برہنہ تن کو بخش دیا اور پھر بازار کی جانب چلے، بازار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہونچکر باقی بچے ہوئے چار درہموں کا لباس خریدا ، لباس لیکر بیت الشرف کا قصد تھا کہ دوبارہ پھر وہی کنیز نظر آگئی جو پہلے ملی تھی، آپﷺنے دریافت کیا کہ اب کیا ہوا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کافی دیر ہو چکی ہے، میں ڈر رہی ہوں کہ کیسے جائوں،آقا کی سرزنش سے کیسے بچوں؟

....

(۱)سورۂ قلم۴

حضورﷺکنیز کے ہمراہ اس کے گھر تک تشریف لے گئے، اس کنیز کے آقا نے جب یہ دیکھا کہ میری کنیز ، سرکار رسالتﷺکی حفاظت میں آئی ہے تو اس نے کنیز کو معاف کردیا اور اسے آزاد کردیا، آپﷺ نے فرمایا: " کتنی برکت تھی ان بارہ درہموں میں کہ دو برہنہ تن انسانوں کو لباس پہنا دیا اور ایک کنیز کو آزاد کردیا"(۱)

دور حاضر میں ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے کہ کوئی عہدہ دار ایسی صفات کاحامل ہو، جن صفات سے نبی اکرمﷺمزین تھے، دور حاضر تو کیا خود حضورﷺکے دور میں، اگر چراغ لے کر بھی تلاش کیا جائے تو ان صفات کا پایا جانا دشوار ہے، آپﷺکے دور میں تو بعض بدو عرب کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو بہت کچھ سمجھتے تھے، واقعاََ اگر آج کے امراء ورئوسا بھی اس سیرت کو اپنائیں تو ہماری کشتی حیات(دین کے مطابق) منزل مقصود سے ہمکنار ہوجائے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔ آنحضرت کی سیرت میں مہمان نوازی

جناب سلمان فارسی ۔ فرماتے ہیں: "میں ایک روز حضرتؐکی خدمت میں پہونچا، جو تکیہ آپؐخود رکھے ہوئے تھے وہ مجھے دیدیا تاکہ میں کمر لگاکر آرام سے بیٹھ سکوں" ایسا سلوک صرف سلمان فارسی کے ساتھ ہی نہیں کیا بلکہ ہر مہمان کے ساتھ آپؐکا یہی برتائو رہتا تھا، آپؐمہانوں کی خاطر اپنا بستر بچھادیا کرتے تھے اور دسترخوان سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک کہ مہمان ہاتھ نہ روک لیں(۲)

ایک روز حضورؐکی خدمت میں آپؐکے دو رضاعی بھائی بہن یکے بعد دیگرے آئے، آپؐنے بہن کا حترام زیادہ کیا اور بھائی کا احترام کم کیا، بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آپؐنے جواب میں فرمایا: "چونکہ، جتنا احترام اپنے ماں باپ کا یہ بہن کرتی ہے اتنا احترام بھائی نہیں کرتا لہٰذا میں بھی بہن کا زیادہ احترام کرتا ہوں"(۳)

کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ مہمان حضرات، کھانا کھانے کے بعد وہیں بیٹھ جاتے تھے اور گفتگو میں مشغول ہوجاتے تھے اور آپؐمہمانوں کے احترام میں بیٹھے رہتے تھے جب اس عمل کی تکرا ر ہوئی تو آیت نا زل ہوئی (فأذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث)(٤)

....

(۱)بحار الانوار:ج۱٦،ص۲۱۵۔ سیرۂ پیامبر اکرمؐ : ص۲۵

(٤)سورۂ احزاب/۵۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲)سنن النبیؐ:ص۶۷،۵۳

(۳) بحار الانوار:ج۱۶،ص۲۸۱

یعنی جب تم لوگ کھانے سے فارغ ہو جائو تو فوراَ منتشر ہو جائو ، اپنے اپنے گھر چلے جائو، بے وجہ رسولؐکو پریشان مت کرو چونکہ اس سے بہت بڑا نقصان ہے، رسولؐکچھ کام انجام نہیں دے سکتے(۱)

۳۔ سرکارؐکی بچوں کے ساتھ مہر بانی

ایک نومولود بچہ کو آپؐکی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپؐبچہ کا اچھا سا نام رکھ دیں، جیسے ہی آپؐنے بچہ کو آغوش میں لیا ، بچہ نے فوراَ پیشاب کردیا، بچہ کی ماں اور دیگر رشتہ دار بہت ناراض ہوئے لیکن آپؐنے فرمایا کہ نہیں ایسا نہ کرو چونکہ میں اپنے لباس کو پاک کرسکتا ہوں لیکن تمھاری ڈانٹ پھٹکار معصوم بچہ کے ڈر کا باعث بنے گی، آپؐبچوں کے نام احترام کے ساتھ لیتے تھے اور لڑکیوں کے بارے میں زیادہ سفارش فرماتے تھے، وہ بھی ایسے دور میں کہ جس دور میں لڑکی کے وجود کو ننگ و عار سمجھا جاتا تھا اور باپ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہتا تھااور شرم وحیا کے پیش نظر ، چہرہ سیاہ ہوجاتا تھا، قرآن کریم نے اس کی حکایت بالکل صاف الفاظ میں کی ہے (واذا بشر احدھم بالانثیٰ ظل وجھہ مسوداوھو کظیم)(۲) یعنی....اور جب ان (عرب بدئوں)میں سے کسی کو یہ خوشخبری دی جاتی تھی کے تمھارے یہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا تھا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رنجیدہ ہوجاتا تھا(۳)

ایسے زمانہ میں آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بہترین بچے، لڑکیاں ہیں اور ایک خاتون کے خوش بخت وخوش قدم.... ہو نے کی علامت یہ ہے کہ اس کا پہلا پیدا ہونے والا بچہ، لڑکی ہو(٤)

....

(۱)سیرۂ پیامبر اکرم ﷺص٤٠

(۲)سورۂ نحل/ ٥٨

(۳)سیرۂ پیامبر اکرم ﷺص ۳۷،۳۸

(٤)مستدرک الوسائل:ج۲،ص٦١٤

آپ ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کا ایک صحابی بیٹھا ہو اتھا ، کسی نے آکر خبر دی کہ تمھارے یہاں لڑکی کی ولادت ہوئی ہے، جیسے ہی اس نے یہ جملہ سنا فوراًَ اس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا، حضور ﷺ نے جب یہ محسوس کیا کہ یہ انسان اس خبر سے رنجیدہ ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: " زمین اس کا مکان ہے، آسمان اس کا سائبان ہے ،اور اس کارزق خدا کے ہاتھ میں ہے، تو کیوں رنجیدہ ہوتا ہے؟ لڑکی اس پھول کی مانند ہے جس سے تم استفادہ کرتے ہو(۱)

ایک روز آپ ﷺ پانی نوش فرمارہے تھے اور کوزہ میں تھوڑا سا پانی باقی بچا تھا اتنے میں ایک بچہ آیا اور پانی طلب کیا، تبھی بعض بڑے بڑے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ پانی بطور تبرک ہمیں عطا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے پہلے اس بچہ نے طلب کیا ہے" پھر بچہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بچہ سے پوچھا کیا تمھاری اجازت ہے کہ میں یہ پانی ان لوگوں کو دیدوں یہ تمھارے بزرگ ہیں؟ لیکن بچہ نے فوراَ انکار کردیا، پھر آپؐنے وہ پانی اسی بچہ کو دیا (۲)

کشاف الحقائق، مصحف ناطق، حضرت امام جعفر صادق ۔ فرماتے ہیں: "ایک روز آپؐنے نماز ظہر کی آخری دو رکعتیں بہت جلدی جلدی ادا کیں، لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! آخر ایسا کیوں؟کیا کام درپیش ہے؟ حضورؐنے فرمایا: "کیا تم بچہ کے رونے کی آواز نہیں سن رہے ہو؟"(۳)

اللہ اکبر........نماز جیسی عبادت، جس میں خضوع و خشوع شرط ہے، آپؐ نے بغیر مستحبات کے انجام دی اور یہ سمجھا دیا کہ دیکھو.....بچہ کو بہلانا خضوع و خشوع والی نماز سے بھی افضل ہے۔

....

(۱)وسائل الشیعہ:ج۱۵،ص۱۰۱

(۲)سیرۂ پیامبر اکرمؐ ص۳۸، بحوالہ سیرۂ حلبی:ج۳،ص۶۸

(۳)اصول کافی:ج۶،ص۴۸

۴۔ آنحضرت کا جوانوں کے ساتھ اخلاق

ایک جنگ میں ایک جوان بنام "زید بن حارثہ" اسیر ہوگیا اور آپؐکی خد مت میں لاکر آپؐکا غلام بنادیا گیا، اس کا باپ بہت ثروت مند تھا لہٰذاجب اس کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ خبر ملی کہ اس کا بیٹا غلام بنا لیا گیا ہے تو فوراََ باپ کی محبت نے انگڑائی لی اور آپؐ کی خدمت میں پہونچ گیااور کہا کہ جتنا آپ کو فدیہ چاہیئے لے لیجئے لیکن میرا بیٹا مجھے واپس کر دیجئے، میرے بیٹے کو آزاد کر دیجئے آپؐ نے فرمایا: "مجھے کسی فدیہ اور مال ودولت کی ضرورت نہیں ہے، اگر تمھارا بیٹا تمھارے ساتھہ جانے کو تیار ہو جائے تو اسے لے جائو" بیٹے کے پاس آیا اور کہا بیٹا! میں تمھیں آزاد کرانے آیا ہوں، چلو میرے ساتھ چلو، اپنے گھر چلو، بیٹے نے جواب دیا میں گھر نہیں جائو نگاچونکہ مجھے اس گھر سے اچھا کوئی گھر نہیں ملے گا ، جب آپؐنے اس کا یہ حال دیکھا کہ اسکی اسلام کی طرف اتنی زیادہ رغبت ہے تو آپؐنے خانۂ کعبہ میں یہ اعلان کردیا کہ لوگو! گواہ رہنا "زید میرا بیٹا ہے" (۱) یہ صرف حضورؐکا اخلاق ہی تو تھا جو زید کے دل میں جاگزیں ہو کر رہ گیا اور اپنے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔

جب آپؐکا وقت وفات قریب آیا تو آپؐنے ایک جوان "بنا م اسامہ" کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا اور تمام سن رسیدہ حضرات کو یہ حکم دیا کہ اس اٹھارہ سالہ جوان کی اطاعت کریں اور فرمایا: خدا لعنت کرے اس شخص پر جو لشکر اسا مہ سے منھ پھرائے (۲)

حضرتؐکا یہ عمل درس دے رہا ہے کہ جوانوں کے ساتھ شفقت ومہربانی کے ساتھ پیش آئیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں چونکہ یہ نوجوان ، قوم کا مستقبل ہیں، لہٰذا اپنے مستقبل کو بہترین مستقبل بنانے کی سعی میں کوشاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رہو(لشکر اسامہ سے کس کس نے منھ پھرایا ؟یہ تاریخ نے اچھی طرح واضح کیا ہے)

....

(۱) سیرۂ پیامبر اکرمؐ ص۴۰

(۲)سیرۂ پیامبر اکرمؐ ص۴۰

۵۔ پیغمبر اکرمؐ کی ذاتی اور شخصی سیرت

تما م سیرت کی کتابوں میں آپؐ کی سیرت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے انھیں میں سے آپؐ کی چند صفات حسنہ کا تذکرہ کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔

۱ ۔خدا وند عالم کی عطاکردہ نعمت کو بزرگ اور محترم گردانتے تھے اور کبھی بھی کسی نعمت کی مذمت نہیں کرتے تھے چاہے وہ نعمت کتنی ہی چھوٹی ہو۔

۲۔دنیاوی مسائل میں غصہ نہیں ہوتے تھے(جب کہ عصر حاضر میں تمام ھم وغم دنیاوی کاموں کے لئے ہے" رات دن" دنیا کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں اگر رضایت ہو تو دنیا کے لئے غصہ ہوں تو دنیا کے لئے، خوش ہوں تو دنیا کے لئے، رنجیدہ ہوں تو دنیا کے لئے گویا ہر کام دنیا پر موقوف ہے)

۳ ۔آپؐ کی ہنسی، صرف تبسم کی حد تک تھی، کوئی روایت نہیں بتاتی کہ آپؐ کبھی قہقہہ کے ساتھ ہنسے ہوناور ہنسی قابو سے باہر(Out of Controll) ہوئی ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔ہر قوم کے بزرگ (رہبرو پیشوا) کا احترام کیا کرتے تھے(جو ہمارے لئے نمونہ ہے کہ کافر یا مشرک گردان کر کسی رہبرو پیشوا یا کسی کے بزرگ کی توہین نہ کرو چونکہ وہ اپنی قوم کا رہبر ہے ،اگرآج تم ان کے رہبروں کا حترام نہیں کروگے تو کل وہ بھی تمھارے رہبر کا اکرام نہیں کرسکتے)

٥ ۔اگر کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تھے تو آخری جگہ بیٹھ جاتے تھے، لوگوں کو روندتے ہوئے آگے نہیں جاتے تھے۔

٦۔ہر انسان کا اتنا زیادہ احترام بجا لاتے تھے کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا تھا کہ آپؐ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب میری ہی ذات ہے۔

٧۔اگر کوئی انسان آپؐ کے پاس اپنی حاجت لیکر آتا تھا تو اس کی حاجت روائی فرماتے تھے اوراگر ممکن نہیں ہوتا تھا تو خوش اخلاقی کے ساتھ اس طرح واپس پلٹاتے تھے کہ اسے احساس حقارت نہ ہونے پائے۔

٨۔تمام انسانوں کو ایک نظر سے دیکھتے تھے(آپؐ کے نزدیک کسی طرح کا کوئی فرق نہیں تھا کہ یہ اپنا ہے اور یہ بیگانہ یا یہ اپنا جاننے والا ہے اور یہ اجنبی، نہیں بلکہ سب خدا کے بندے ہیں لہٰذا سب کے ساتھ مساوات کا لحاظ رکھا جائے)

٩۔بے ہودہ باتوں سے پر ہیز فرماتے تھے، آپؐ کی شان والا صفات مینبکواس اور بے ہودہ و فالتو گفتگو کا تصور بھی، گستاخی اور جسارت ہے چونکہ آپؐ "ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ"(١)...........کے مصداق تھے، آخر بے ہودہ گفتگو ہوتی بھی تو کیسے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۰۔آپ ﷺ کسی کی برائی نہیں کرتے تھے چونکہ قرآنی آیت کو عملی جامہ پہنانا تھا تاکہ آئیڈیل(Ideal) اور نمونہ بن سکیں اور لوگوں کو اس نفرت آور کام سے باز رکھیں (لایغتب بعضکم بعضا.......)(۲)
یعنی ! دیکھو تم لوگوں میں سے کوئی بھی ایک دوسری کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اس بات کو گوارہ کرے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے؟

۱۱۔اپنی نعلین مبارک کی مرمت خود اپنے ہی دست مبارک سے فرماتے تھے ، آپ ﷺ کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ اپنے جوتے موچی کے پاس لے کر جائیں اور اس سے مرمت کرائیں۔

۱۲۔ہر روز ستّر مرتبہ "استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" پڑھتے تھے، آپ ﷺ کے بارے میں تصور گناہ بھی گناہ ہے، آپ ﷺ کا استغفار صرف ہم گنہگاروں کے لئے تھا کہ دیکھو میں خدا کا مقرب ترین بندہ ہوتے ہوئے بھی استغفار کرتا ہوں تمھیں بھی چاہیئے کہ اپنے کئے ہوئے گناہونکی معافی مانگو اور خدا وند عالم سے مغفرت طلب کرو۔

۱۳۔آپ ﷺ کا لباس غلاموں جیسا ، آپ ﷺ کا کھانا غلاموں کی مانند ، مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نظروں میں ہمیشہ خدا وند عالم کی ذات تھی جس کے مقابل خود کو غلام گردانتے تھے اور دوسری طرف سے غلاموں اور نیچے طبقے کے انسانوں کو احساس غربت نہ ہونے پائے، ہوسکتا ہے کہ اگر میں اچھے کپڑے پہنوں اور اچھا کھاناکھائوں تو غریب وغربا لوگوں کو اپنی غربت کا

احساس ہو اور میری طرف سے یا خدا وند عالم کی طرف سے بد ظن ہو جائیں۔

۱۴۔اپنے قیمتی وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے تھے، آپؐکا یہ عمل ہم کو درس دیتا ہے کہ وقت کی قدرو قیمت سمجھیں اور وقت کو غنیمت شمار کریں چونکہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" جو وقت گذر گیا وہ اب واپس آنے والا نہیں ہے لہٰذا جتنا ہو سکے وقت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

۱۵۔آپؐنہ تو کسی کو غربت کی وجہ سے حقیر گردانتے تھے اور نہ کسی کے صاحب اقتدار اور ثروت مند ہونے کے سبب عزت واحترام بجالاتے تھے(جیسا کہ آج عام طور سے رائج ہے)

....

(۱)سورۂ نجم/۳،۴

(۲)سورۂ حجرات/۱۲

۱۶۔خواتین کو بھی سلام کرتے تھے تاکہ انھیں احساس کمتری نہ ہو نے پائے۔

۱۷۔کسی محفل میں اپنے پیروں کو پھیلانے سے گریز فرماتے تھے، ایسا نہ ہو کہ کسی کو میری وجہ سے اذیت ہو۔

۱۸۔ہر وقت خوشبو(مشک وعنبر) سے معطر رہتے تھے تاکہ جو بھی آپؐ کے پاس آئے وہ کراہیت محسوس نہ کرے۔

۱۹۔جب بھی کہیں بیٹھتے تھے تو رو بقبلہ ہوکر بیٹھتے تھے(شاید اس کا سبب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ ہو نہ جانے کس وقت فرشتۂ موت آجائے اور میری روح قبض کر لے لہٰذا اگر روح قبض کی جائے تو رو بقبلہ رہوں)

۲۰۔آپؐ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جب آپؐ سوار ہوں تو کوئی آپؐ کے ساتھ پیدل چلے، بلکہ آپؐ اسے سوار کر لیتے تھے یا اس کو حکم دیتے تھے کہ اپنی سواری لیکر آجائے۔

۲۱۔سفید اور سبز لباس سے بہت زیادہ خوش ہوتے تھے یعنی دوسرے رنگوں کی نسبت ان دونوں رنگونکو زیادہ پسندفرماتے تھے۔

۲۲۔اگر دسترخوان پر خرمہ موجود ہوتا تھا تو کھانے کی ابتداخرمہ ہی سے فرماتے تھے۔

۲۳۔ہر دو لقموں کے بعد شکر خدا بجا لاتے تھے تاکہ خدا کے نزدیک شکر گذار قرار پائیں، حالانکہ کھانے کے بعد صرف ایک مرتبہ خدا کا شکر بجا لانا کافی ہے لیکن ہر دو لقموں کے بعد آپؐ کا شکر خدا بجا لانا اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ آپؐ ہمیشہ یاد خدا کے سمندر میں غوطہ زن رہتے تھے۔

۲۴۔غذا تناول فرمانے کے بعد خلال فرماتے تھے، تاکہ وہ غذا جو دانتوں میں رہ گئی ہے اسے باہر نکال دیں اور دہنِ مبارک، بد بو سے محفوظ رہے۔

۲۵۔پانی نوش فرماتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ "کل امر لم یبدأ بأسم اللہ فھو ابتر" یعنی جس کام کی ابتدا میں بسم اللہ نہ کی جائے وہ کام بے نتیجہ رہتا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲٦۔کھانا تناول فرمانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھوتے تھے۔

۲۷۔گرم غذا تناول کرنے سے پرہیز فرماتے تھے اور انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ غذا سرد ہو جاتی تھی۔

۲۸۔اگر لوگوں سے ملاقات کرنی رہتی تھی تو ملاقات سے پہلے پیاز اور لہسن کا استعمال نہیں فرماتے تھے، تاکہ سامنے والے کو کراہیت نہ ہو۔

۲۹۔کبھی بھی آپؐ کو اکیلے اور تنہا کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا بلکہ اگر تنہا ہوتے تھے تو کسی کو دعوت کر کے بلا لیا کرتے تھے تا کہ اس کے ساتھ کھانا کھائیں۔

۳۰۔اگر کسی انسان کی تشییع جنازہ میں شرکت فرماتے تھے تو غمگین رہتے تھے اور باتیں کم کرتے تھے۔

۳۱۔واجب نمازوں کے دوگنا مستحب نمازیں بجا لاتے تھے یعنی چونتیس رکعت مستحب نماز پڑھتے تھے۔

۳۲۔ماہ رمضان المبارک میں مستحب نمازوں میں اور بھی اضافہ کرتے تھے یعنی چونتیس رکعت سے بھی زیادہ مستحب نماز بجا لاتے تھے۔

۳۳۔اگر کوئی آپؐ کے پاس آکر بیٹھ جاتا تھا اور آپؐ نماز میں مشغول ہوتے تھے تو نماز کو مختصر کرکے جلدی تمام کر دیا کرتے تھے تاکہ اگر وہ آنے والا کوئی حاجت لے کر آیا ہے تو وہ اپنی حاجت بیان کرے ایسا نہ ہو کہ

میری عبادت کی وجہ سے اس کی حاجت روائی میں تاخیر ہوجا ئے(۱)

٦۔ سرکارؐکا اہل خانہ کے ساتھہ اخلاق

حضور سرور کائناتؐکو یہ گوارہ نہیں تھا کہ گھر کے سارے کام آپؐکی زوجہ انجام دے بلکہ آپؐیہ چاہتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ ان کی مدد کریں ،یہاں تک کہ پارہ شدہ لباس بھی خود سی لیتے تھے زوجہ کو زحمت نہیں دیتے تھے(۲)

ہمیشہ اس وقت کھانا نوش فرماتے تھے جب سارے اہل خانہ جمع ہوجاتے تھے ،یہاں تک کہ غلاموں کا بھی انتظار کیا کرتے تھے(۳)

یوں توحضورؐکی تقریباًً تمام بیویاں ہی یتیم پرور اور بیووں کا خیال رکھنے والی تھیں لیکن اخلاق کے اعتبار سے سب کے درمیان فرق تھامگر قرآنی حکم کے مطابق حضور اکرمؐسب کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے

-

....

(۱)تفسیر المیزان:ج٦،ص۳۲۱سے بعدتک،ان صفات کے علاوہ علامہ مرحوم نے اور بھی بہت سی صفات کا تذکرہ کیا ہے اگر تفصیل درکار ہو تو اسی حوالہ پر رجوع کر سکتے ہیں۔

(۲)بحارالانوار:ج١٦،ص۲۲۷،

(۳)ہمگام با رسول :ص۱۷

کبھی کبھی بعض بیویاں بد اخلاقیاں بھی کرتی تھیں یہاں تک کہ اس بد اخلاقی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی وجہ سے حضورؐ کے بعض اصحاب ناراض ہوجاتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہؐ! انھیں چھوڑ دیجے (آزاد کر دیجئے)حضورؐ فرماتے تھے کہ عورتوں کی بد اخلاقی کو بھی ان کا کمال شمار کرنا چاہیئے اور ذرا سی ناراضگی کی وجہ سے بیوی کو طلاق نہیں دینی چاہیئے(۱)

حضور اکرمؐ جناب خدیجہ کی خوش اخلاقی اور وفاداری کی وجہ سے (یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد بھی) ان کی سہیلیوں کا خاص احترام کرتے تھے اور فرماتے تھے "میں(تمام خاندانوں میں)اپنے خاندان کے ساتھ سب سے زیادہ خوش رفتاری سے پیش آتا ہوں یعنی کسی بھی خاندان میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے خاندان کے ساتھ مجھ سے بہتر رفتار کرتا ہو(۲)

حضورؐ اپنی بیویوں کے ساتھ اتنی زیادہ عدالت سے پیش آتے تھے کہ بیماری کے ایام میں بھی آپؐ کابستر ایک ایک شب ایک ایک بیوی کے حجرہ میں رہتا تھا۔

جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں :کبھی کبھی حضورؐ، خدیجہ کو بہت اچھی طرح یاد فرماتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے ، میں نے ایک روزحضورؐ سے کہا : یا رسول اللہؐ! خدا نے آپ کو خدیجہ سے بہتر بیوی(دوشیزہ) عطا کی ہے، انھیں بھول جائیئے وہ تو بڑھیا تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے ، خدیجہ جیسی کوئی بیوی نہیں ہو سکتی (چاہے وہ دوشیزہ ہو یا کھلونوں سے کھیلنے والی اور ناچ گانے کی

شوقین) جس وقت پورا معاشرہ کافر تھا ، اس عالم میں یہ تنہا خاتون تھی جو مجھ پر ایمان لائی تھی اور میری مدد گار ثابت ہوئی تھی ، میری نسل تو خدیجہ سے ہی چلی ہے (ایسی دوشیزہ کا کیا فائدہ جو ماں بننے کو ترس جائے)

جناب خدیجہ کوئی معمولی عورت نہیں تھیں بلکہ یہ وہ خاتون تھیں کہ جنھوں نے اپنا رشتہ خود حضورؐ کے پاس بھیجا تھا اور اپنے آنے والے تمام رشتوں سے انکار کر دیاتھا(بڑے باپ کی بیٹی ہونے کے غرور میں چلی ہیں جناب خدیجہ سے ہمسری کرنے، بڑے باپ کی بیٹی ہونگی تو اپنے گھر کی ، یہاں تمھارا دیہ نہیں جلے گا تم جیسی ہزار دوشیزہ و باکرہ لڑکیوں سے یہ بڑھیا اچھی ہے)(۳)

....

(۱)سیرۂ پیامبر اکرم:ص۳۳

(۳)سیرۂ پیامبراکرم:ص۳۳

(۲)وسائل الشیعہ: ج۱٤،ص۱۲۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۷۔ رسول اسلامؐ کی سیرت میں ساد گی

مال غنیمت کو دیکھ کر آپؐ کی بعض ازواج نے کہا یا رسول اللہؐ اس میں ہمارا بھی حق ہے، ہمیں بھی دیجئے، سب لوگ عیش کی زندگی گذار رہے ہیں، آخر ہماری کیا خطا ہے؟(اگر اس وقت میں وہاں موجود ہوتا تو جواب دیتا کہ تمھاری سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ تم بد نصیبی کے جھنجال سے نکل کر خوش نصیبی کی وادیوں میں آگئیں اور رسول اسلامؐ کی زوجہ محترمہ بن کو ام المومنین کے لقب سے نوازدی گئیں) لیکن حضورؐ کا جملہ دیکھئے آپؐ نے جواب دیا کہ:" میری زندگی سادگی کے سوا کچھ نہیں ہے ، اگر تم کو سادہ لوحی پسندہے تو میری زوجیت میں رہو ورنہ میں طلاق دینے کو تیار ہوں" (۱)

حضوراکرمؐ ایک مرتبہ جناب فاطمہ زہرا کے بیت الشرف میں تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ جناب فاطمہ نے اپنے ہاتھ میں دستبند(کنگن) پہن رکھا ہے اور گھر میں نیا پردہ لٹکا رکھا ہے تو آپؐ نے فاطمہ زہرا سے کوئی بات نہیں کی اور کچھ بات کئے بغیر خاموشی سے واپس ہوگئے،مزاج رسالت شناس "فاطمہ زہرا " سمجھ گئیں کہ بابا کس لئے ناراض ہوکر واپس چلے گئے، فوراَ پردہ کو اتارا ہاتھ سے کنگن اتارا اور حضورؐ کی خدمت میں بھیج دیا اور فرمایا بابا! جیسا آپ بہتر سمجھیں ان چیزوں کا استعمال کریں(۲)

۸۔ حضورؐ کا ہمسایوں کے ساتھ اخلاق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضور سرور کائنات ﷺ غذا نوش فرمانے سے پہلے یہ دیکھتے تھے کہ ہمارا ہمسایہ تو بھوکا نہیں ،ایسا نہ ہو کہ ہم شکم سیر ہو کر سوئیں اور ہمارا ہمسایہ بھوکا سوئے ،اگر ایسا ہوا تو ہم خدا کو کیا جواب دیں گے ؟

آپ ﷺ خود فرماتے ہیں :کہ جبرئیل امین نے مجھے ہمسایہ کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اب یہ میری وراثت میں بھی ہمسایہ کو شامل کردیں گے(۳)

....

(۱)سیرۂ پیامبر اکرمﷺ ص۴۱

(۲)سیرۂ پیامبر اکرمﷺص۴۲۔اعلام الدین:ص۲۶۳

(۳)سیرۂ پیامبر اکرمﷺص۴۲۔ اعلام الدین:ص۲۶۳

۹۔ آنحضرت ﷺ کا دوستوں کے ساتھ اخلاق

دوستوں کی احوال پرسی کرنا ،اور ان کی خبر لینا بھی اخلاق حسنہ کی ایک شاخ ہے ،جو دوستوں کے دلوں کی دریائے محبت میناور زیادہ موجیں لے آتا ہے۔

پیغمبر خدا ﷺ کبھی بھی اپنے دوستوں سے غافل نہیں رہتے تھے ،بلکہ ہمیشہ رابطہ رکھتے تھے۔

مولا علی فرماتے ہیں : اگر آپ ﷺ تین دن تک کسی برادر دینی کو نہیں دیکھ پاتے تھے تو اس کی تلاش میں نکل جاتے تھے،اگر معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں ہے تو سلامتی کی دعا فرماتے تھے ،اگر شہر میں موجود ہوتا تھا تو فوراَ اس کی احوال پرسی اور دیدار کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور اگر بیمار ہوتا تھا تو اس کی عیادت کے لئے جاتے تھے اور اس کی صحت یابی کی دعا فرماتے تھے(۱)

ایک مرتبہ رسول اسلامؐ اپنے اصحاب کے ساتھ سفر کر رہے تھے، راستے میں کھانے کا وقت آگیا، حضورؐ نے قافلہ کو روکا، تمام لوگوں کے ذمہ ایک ایک کام کردیا اور خود سوکھی لکڑیاں جمع کرنے لگے، اصحاب نے بہت روکنا چاہا لیکن حضورؐ نے قبول نہیں کیا۔

دوسری جگہ آپؐ ناقہ سے اترے اور اسے باندھنے کے لئے ایک گوشہ کی جانب چلے، اصحاب آگے بڑھے تاکہ ناقہ کی لگام اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور باندھ دیں لیکن حضورؐ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا "جہاں تک ہو سکے، اپنا کام خود انجام دو(۲)

۱۰۔ اعزاء و اقارب کے ساتھ اخلاق

آپؐ خود فرماتے ہیں :صلوا ارحامکم ولو بالسلام۔اپنے عزیزوں کے ساتھ صلۂ رحم کرو چاہے وہ سلام کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو ،یعنی اپنے رشتہ داروں سے کبھی بھی قطع تعلق نہ کرنا چونکہ تمھاری گردنوں پر ان کے کچھ حقوق ہیں جن میں سے سب سے اہم حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئو۔

....

(۱)مکارم الاخلاق ص:۱۹

(۲)سیرۂ پیامبر اکرمؐص۲۷

۱۱۔ خادموں اور غلاموں کے ساتھ اخلاق

آپؐکو یہ منظور نہیں تھا کہ گھر میں غلام موجود ہے تو تمام کام وہی انجام دے بلکہ آپؐ غلام کی بھی مد د فرماتے تھے ،غلام کے ساتھ چکی چلاتے تھے ،اور اگر وہ بہت زیادہ خستہ ہوجا تا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ تم آرام کرو یہ کام میںانجام دوں گا (۱)

انس ابن مالک کہتاہے کہ میں نو سال تک رسول اسلامؐکا خادم تھا ،مجھے یاد نہیں کہ رسولؐنے کبھی یہ کہا ہو کہ تم نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا؟(۲)

۱۲۔ حضرتؐکا دشمنوں کے ساتھ اخلاق

دوستوں کے ساتھ حسن اخلاق اور خوش رفتاری سے پیش آنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے بلکہ کمال تو یہ ہے کہ دشمنوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

حضورؐکی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ جس طرح دوستوں کے ساتھ نیک برتائو سے پیش آتے تھے اسی طرح دشمنوں کے ساتھ بھی اچھے اخلاق سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیش آتے تھے چنانچہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ ﷺ کے گذرنے کا جو راستہ تھا اس راستہ میں ایک ضعیفہ رہتی تھی اور وہ اپنے گھر کا سارا کوڑا کرکٹ جمع کرکے رکھتی تھی تاکہ حضور ﷺ کے اوپر پھینکے یہاں تک کہ حضور کا گذر ہوتا تھا اور وہ گھرکی ساری غلاظتیں آپ ﷺ کے اوپر پھینک دیتی تھی لیکن آپ ﷺ اس سے کچھ بھی نہیں کہتے تھے بلکہ اسطرح خاموشی سے گذرجاتے تھے جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہیں ۔

یا رسول اللہ ﷺ گستاخی معاف!آپ کے حسن اخلاق کا تقاضہ بجا ہے لیکن راستہ تبدیل کرنے میں تو حسن اخلاق حائل نہیں ہے کم سے کم راستہ بدل دیجئے تا کہ غلاظتوں سے محفوظ رہ سکیں ؟

رسول اسلام ﷺ جواب دیں گے کہ ذرادل کی آنکھونسے دیکھو ....یہ ضعیفہ میرے اوپر غلاظتیں نہیں پھینک رہی ہے بلکہ میں اپنے اخلاق کے ذریعہ اس کے دل سے کفرو نفاق اور شرک کی غلاظتیں نکال کر باہر پھینک رہا ہوں ۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ....ایک روز رسول ﷺ کا گذر ہواتو بڑھیا نے کوڑا نہیں پھینکا ،آپ ﷺ نے ہمسایوں سے دریافت کیا کہ بڑھیا کہاں ہے ؟جواب ملا کہ وہ مریض ہے (بستر علالت پر پڑی ہوئی ہے) ....

(۱)بحار الانوار:ج۱٦، ص۲۲۷

(۲)مکارم الاخلاق :ص۱٦

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول اسلامؐ اس کے گھر پہونچے بڑھیانے دروازہ پر نگاہ کی تو رسولؐ نظر آئے بڑھیا نے کہا : واہ محمدؐ اچھاموقع تلاش کیا ہے انتقام کا ،بدلہ لینا تھا تو اسی وقت لیتے جب میں صحت مند تھی ،اب تو میناپنا دفاع بھی نہیں کرسکتی۔ رسول اسلامؐ نے فرمایا :۔میں تجھ سے بدلہ لینے نہیں آیا ہوں بلکہ تیری عیادت کے لئے آیا ہوں ۔

بس.........قارئین کرام!یہی وہ وقت تھا کہ اس کے دل کی تمام تاریکیاں نور سے تبدیل ہو گئیں ،ایک مرتبہ کہا محمدؐ! مجھے کلمہ پڑھا دیجئے ،بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں ۔

یہ تھا رسول اسلامؐ کا اخلاق دشمنوں کے ساتھ،اگر رسول اسلا مؐ اس اخلاق سے پیش نہ آتے تو یہ کافرہ کبھی بھی مسلمان نہ ہوتی اور حالت کفر ہی میں دنیا سے چلی جاتی ،بے شک آج بھی ایسے ہی اخلاق کی ضرورت ہے چونکہ بہت سے افراد ایسے ہیں کہ جنہوں نے روشنی کا وجود ہی نہیں دیکھا اگر ذرا سا بھی نور مل جائے تو راہ راست پر آسکتے ہیں ،لیکن شرط یہ ہے کہ ہمارا اخلاق ،اخلاق نبوی ہو۔

۱۳۔ سرکار رسالتؐ کا کفار کے ساتھ اخلاق

خدا وند عالم نے رسول اسلامؐ کو حکم دیاکہ(وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتیٰ یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ ذٰلک بأنھم قوم لا یعلمون)(۱) اگر ایک مشرک وکافر تم سے پناہ کا طلبگار ہو تو اسے پناہ دو تاکہ وہ کلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا وندی کوسن سکے اور پھر اسے پر امن مقام پر پہونچادو ، چونکہ یہ لوگ نا واقف ہیں ، شاید قرآنی آیات سننے کے بعد اور تمہاری محبت ومہربانی کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہدایت پا جائیں۔

جی ہاں قارئین کرام! دین اسلام محبت وعطوفت اور مہربانی و آزادی کا دین ہے نہ کہ زوروزبر دستی کا، یہاں تک کہ جنگ کی شرطوں میں بھی کفار کو تحقیق کا موقع دیا جاتا ہے(۲)

....

(۱)سورۂ توبہ/٦

(۲)سیرۂ پیامبر اکرمؐص٧٦

۱۴۔ حضرتؐکی سیرت ،اسیروں کے ساتھ

خدا وند عالم کی جانب سے حضرتؐکو یہ حکم ہوا تھا کہ آپؐبذات خود، اسیروں سے گفتگو کریناور انھیں راہ ہدایت کی طرف دعوت دیں (یا ایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسارىٰ)(۱)

اتنی بڑی شخصیت کا اسیروں سے بلا واسطہ(ڈائرکٹ Direct)گفتگو کرنا ، اسیروں کی خاطر رحمت وعطوفت اور مہربانی نہیں تو اور کیا ہے؟ رسولؐکی بات چھوڑیئے، آپؐکے گھرانے کے بچے بچے میں یہی جذبہ نظر آتا ہے بلکہ آپؐکے گھر کی کنیز "فضہ" بھی اپنے سامنے سے روٹی اٹھاکر مسکین ویتیم واسیر کو دیدیتی ہے اور جبرئیل امین آیت لیکر نازل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوتے ہیں (و یطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناویتیماواسیرا)(۲) یعنی یہ وہ گھرانہ ہے کہ خدا وند عالم کی محبت میں مسکین ویتیم واسیر کو کھانا کھلاتاہے ، اس گھرانے کے علاوہ کون ایسا سخی ہے کہ پورے دن روزے سے رہ کر اپنا افطار اٹھاکر فقیر کو دیدے اور پانی سے افطار کرکے سوجائے؟ وہ بھی ایک دن نہیں بلکہ مسلسل تین دن تک، یہی وجہ ہے کہ مشہور عالم "حاتم طائی کی سخاوت" ان ہستیوں کے سامنے زانوئے ادب تہہ کئے ہوئے سر تسلیم خم کرتی نظر آتی ہے۔

حضرت علی ـ ، ضربت کے بعد قاتل کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو اسیر کر لولیکن اس کے کھانے پینے کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آنا(۳)

جب ایسی محبت و مہربانی نظر آتی ہے تو عقل انسانی انگشت بدنداں نظر آتی ہے کہ جو آپ ـ کا قاتل ہے اس کو جام شیر پلاتے ہیں اوراپنے بیٹونسے فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ اچھا برتائو کرنا۔

....

(۱)سورۂ انفال/۷۰

(۲)سورۂ انسان''سورۂ دہر''/۸

(۳)میزان الحکمة

۱۵۔ اجنبی و مسافراور عام انسان کے ساتھہ اخلاق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر کوئی مسافر ہے تو وہ اجنبی ضرور ہے لیکن انسان تو ہے، انسانیت کے ناطہ ہمارا فریضہ ہے کہ وہ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلائیں،اگر وہ پیاسا ہے تو پانی پلائیں یا کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو اسے بھی پورا کریں تاکہ اس کے دل پر ہمارے اخلاق کا سکہ بیٹھ جائے .

رسول اسلا مؐکا عام لوگوں کے ساتھ یہ اخلاق تھا کہ اگر کسی بزم میں جاتے تھے تو کسی کویہ موقع نہیں دیتے تھے کہ وہ آ پؐکی تعظیم کے لئے کھڑا ہو ،کسی کی طرف پیر پھیلاکر نہیں بیٹھتے تھے ،ہمیشہ سلام میں سبقت کیا کرتے تھے ،چرب زبانی کے مخالف تھے یعنی آپؐضرورت کے مطابق زبان کھولتے تھے ،فضول باتوں سے پر ہیز فرماتے تھے،کبھی بھی آپؐکو کھلکھلا کر ہنستے نہیں دیکھا گیا،زمین پر بیٹھتے تھے اور غلاموں کی طرح زمین پر بیٹھ کر ہی غذا تناول فرماتے تھے(۱)

آپؐہمیشہ مسکراتے رہتے تھے ،دوسروں کے ساتھ خندہ روئی سے پیش آتے تھے اوریہ پسند فرماتے تھے کہ دوسرے لوگ بھی مسکراتے رہیں(۲)

....

(۱)بحارالانوار:ج۱٦، ص۲۲۸ ـمکارم الاخلاق :ص۱۷

(۲)المحجة البیضاء :ج٤، ص۱۳٤

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آٹھویں فصل

۱۔ ذات رسول اسلامؐ درس عبرت

جس وقت جنگ حنین کے مال غنیمت کو حضورؐکی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضورؐنے ایک ایک کو آواز دی کہ فلاں آئے اور سو اونٹ لے جائے، فلاں آئے تین سو اونٹ لے جائے، فلاں آئے اتنے اونٹ لے جائے فلاں اتنے اونٹ لے جائے اتنے اتنے وغیرہ.....حالانکہ آپؐاچھی طرح جانتے تھے کہ یہ سب کافر ہیں، جب حضورؐکے مقدس صحابہ نے دیکھا کہ مال غنیمت ختم ہوگیا، ہمارے لئے تو کچھ بچا ہی نہیں تو فوراَ کھڑے ہو گئے..... یا رسول اللہؐ! آخر ہمارے پاس کیا بچا ؟ آپ نے تمام مال کافروں کو دیدیا؟ آپؐنے فرمایا "کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ اونٹوں کی جگہ پر میں خود تمھارے ساتھ ہوں؟(۱)

یہ تھی حضورؐکی سیرت کہ کفار میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے ہیں اور ادھر صحابہ کا امتحان بھی ہو رہا ہے کہ آخر یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں، حضورؐکا سوال کرنا بتا رہا ہے کہ اصحاب کا تمام ہم وغم صرف وصرف

دنیا کے لئے تھا اور بس......

۲۔ حضور اکرمؐ کی سیرت میں عدالت

سرکار رسالت مآبؐ اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں رونق افروز منبر ہوئے اور فرمایا کہ جس شخص کا بھی حق میری گردن پر باقی ہو وہ بلا جھجک طلب کر سکتا ہے، تمام مجمع پر خاموشی حاکم تھی ،اسی اثناء میں ایک بدو عرب محفل سے کھڑا ہوا جس کا نام تاریخ نے "اسودہ بن قیس" تحریر کیا ہے، کہتا ہے یا رسول اللہؐ! آپ کے اوپر میرا ایک حق ہے، سوال کیا کون سا حق؟
جواب دیا کہ آپ جنگ طائف میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے ایک تازیانہ میری پشت پر ماردیا تھا، آپؐ نے فرمایا "آئو قصاص لے لو"

....

(۱)صحیفۂ امام خمینی: ج۳،ص۲٤۸

اس نے کہا نہیں جس وقت آپ نے تازیانہ مار اتھا تو میں اس وقت برہنہ تن تھا، حضورؐ نے لباس ہٹایا اور اس نے فوراَ آگے بڑھ کر مہر نبوت کا بوسہ لے لیا۔
ہماری بحث اس سے نہیں ہے کہ اس نے یہ کام غلط کیا یا صحیح؟ ایک بوسہ کی خاطر کتنے جھوٹ بولے؟ رسول اسلامؐ پر کتنی تہمتیں لگائیں؟کس راستے سے منزل مقصود تک پہونچنے میں کامیاب ہوا؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہماری بحث یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کی سیرت دیکھئے، خود اپنی ذات کے متعلق اتنی عدالت ہے کہ پیرہن ہٹادیا آئو قصاص لے لو(۱)

۳۔ پیغمبر اسلامؐ کا عہدو پیما ن

عمّار کہتے ہیں: بعثت سے پہلے میں اور پیغمبر اکرمؐ ایک ساتھ بکریاں چَرایا کرتے تھے، ایک روز میں نے حضورؐ سے کہا کہ یا رسول اللہؐ! فلاں جگہ بہت ہریالی ہے، کل بکریوں کولے کر وہیں چلتے ہیں، حضورؐ نے قبول کر لیا، میں معین وقت پر اس جگہ پہونچا تو میں نے دیکھا کہ حضورؐ مجھ سے پہلے وہاں پہونچ چکے ہیں لیکن بکریوں کو چَرنے نہیں دے رہے ہیں میں نے سوال کیا کہ آخر آپ بکریوں کو چرنے کیوں نہیں دیتے؟ تو آپؐ نے جواب دیا "میں نے تم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم دونوں اپنی اپنی بکریوں کو ساتھ چَرائیں گے تو تمھاری بکریوں سے پہلے میں اپنی بکریوں کو کیسے اجازت دیتا؟ (۲)

اللہ اکبر، ایک معمولی سا کام ہے ، بکریوں کو چَرانا ہے لیکن اس میں بھی عہدو پیمان کی وفا کا اتنا زیادہ خیال؟ (لیکن کیا کہا جائے ان حضرات کو کہ جن کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم سنت رسولؐ پر عمل کرتے ہیں لیکن غدیر خم کے وعدے کو بھلا بیٹھے)

....

(۱)سیرۃ رسول اللہ و آرمان انبیاء الٰہی ،از دید گاہ امام خمینی: ص۸۹

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤۔ رسول اسلامؐ کی تبلیغی سیرت

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی(أنذر عشیرتک الاقربین)(۱) یعنی اے میرے رسول آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے خوف دلائیئے، تو آپؐ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت دی(آیت کالہجہ اور حضورؐ کا عمل، بتا رہا ہے کہ سب سے پہلے تبلیغ کے حقدار اعزاء واقارب ہیں،سب سے پہلے اپنے اہلبیت کو تبلیغ کرو تاکہ دوسرے لوگوں کو انگشت نمائی کا موقع نہ مل سکے)

تاریخ نے دعوت ذوالعشیرہ کے مہمانونکی تعداد، ٤٥افراد بتائی ہے، کھانا کھلانے کے بعد جیسے ہی رسول اسلامؐ پیغام سنانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ابو لہب (جو آپؐ ہی کا چچا تھا) نے فوراَ لوگوں کو بھڑکانا اوراکساناشروع کیا، جس کے نتیجہ میں تمام لوگ اٹھ کر چلے گئے اور آپؐ لوگونتک پیغام نہینپہونچا سکے، دوسرے دن پھر دعوت دی لیکن پھر وہی نتیجہ ملا، تیسرے دن دعوت کی تو پھر ابو لہب کھڑا ہوا لیکن اب ولایت ورسالت کے حامی ومحامی جناب ابو طالب ۔کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا فوراَ کھڑے ہوگئے اور ابو لہب کو ڈانٹا "اسکت یا اعور" اے کانے خاموش............ پورے مجمع پر ایسی خاموشی حاکم ہوگئی کہ سوئی بھی گر جائے تو با قاعدہ آواز سنائی دے، تمام لوگوں کے سر اس طرح جھکے

تھے کہ گویا تمام سروں پر طائر بیٹھے ہوں کہ اگر ذرا سا بھی سر ہلا یا تو سروں پر بیٹھے ہوئے پرندے اڑ جائیں گے، تمام لوگ انتہائی دریائے حیرت میں غرق، انگشت بدنداں تھے، جناب ابو طالب ۔ نے ادھر تو ابو لہب کو ڈانٹا اور ادھر بھتیجے سے فرمایا "قم یا سیدی ومولای" اے میرے سید وسردار آپ کھڑے ہوں اور جو کچھ بھی کہنا ہو کہیں، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وصی وخلیفہ اور جانشین ہو؟ سکوت کے علاوہ کوئی جواب حاصل نہیں ہوا لیکن اسی سکوت کو ایک تیرہ سالہ بچے نے یہ کہکر توڑ ڈالا "انا یا رسول اللہ" یا رسول اللہ ﷺ علی آپ کی نصرت کے لئے آمادہ ہے، آپ ﷺ نے تمام مجمع سے خطاب کیا کہ علی میرا بھائی ، میرا وصی، میرا خلیفہ، میرا وزیر ہے تم پر لازم ہے کہ اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو(۲)

....

(۱)سورۂ شعراء/۲۱٤

(۲)آمالی ،شیخ طوسی:ص۵۸۱

آپ ﷺ نے تین سال تک پوشیدہ طور پر تبلیغ کی یہاں تک کہ حکم خدا وندی نازل ہوا (فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین)(۱) یعنی اے رسول! جن کاموں پر تمھیں مامور کیا گیا ہے انھیں آشکار کردو اور مشرکین سے پرہیز کرو(ان پر بھروسہ نہ کرو) ہم تمھیں ان کے شر سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محفوظ رکھیں گے۔

حضورﷺ کوہ صفا کے دامن میں خانۂ کعبہ کے کنارے تشریف لائے اور اعلان عام کردیا اور فرمایا کہ اگر تم میری دعوت کو قبول کرلوگے تو دنیاوی حکومت و عزت اور آخرت، سب تمہارا ہے لیکن لوگوں نے آپﷺ کا مذاق اڑایا

اور جناب ابوطالب ۔ کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپ کا بھتیجا ہمارے نو جوانوں کو گمراہ کر رہا ہے، اس سے پو چھئے کہ وہ کیاچاہتا ہے؟ اگر اسے دولت چاہیئے تو ہم دولت دینے کو تیار ہیں، اگر عورت درکار ہے تو ہم عورت دینے کو تیار ہیں، اگر منزلت کا خواہاںہے تو منزلت بھی دیدیں گے، جناب ابوطالب نے یہ بات رسول اسلامﷺ کو بتائی، رسول اسلامﷺ نے جواب دیا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر آفتاب اور دوسرے ہاتھ پر ماہتاب رکھ دیں تو بھی میں اپنے کام سے باز نہیں آسکتا، کفار نے جناب ابو طالب سے چاہا کہ محمدﷺ کو ان کے حوالے کردیں لیکن جناب ابوطالب نے قبول نہیں کیا(۲) آپﷺ نے تبلیغ کا طریقۂ کار بتایا ہے کہ چاند اور سورج ملنے کے بعد بھی ، میں تبلیغ سے باز نہیں آسکتا(لیکن افسوس! سیرت رسولﷺ کی پیروی کا دم بھرنے والے، عصر حاضر کے مبلغین کو کیا ہو گیا ؟ آخر عقل کو کون سے چوربازار میں بیچ آئے؟ کہ ان کی زبانوں میں چند ڈالر ہی تالا ڈال دیتے ہیں اور وہ بھی ایسا تالا کہ کوئی سی چابھی اسے نہ کھول پائے یا دوسری طرف سے اسلام کے خلاف وہی چند ڈالر، زبان کے دریا کو ایسے بہائو پر لے آتے

ہیں کہ محکم سے محکم باندھ بھی اسے نہیں روک پاتا)

....

(۱)سورۂ حجر/۹٤

(۲)شرح نہج البلاغہ:ج۱٤،ص٥٤

"اخلاق وسیرتِ" ختمی مرتبت نازشِ کون ومکاں

حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

٥. حضرت ختمی مرتبتؐکی عملی "Practicaly" سیرت

یوں توحضرتؐکا کوئی بھی ایسا عمل نہیں مل سکتا کہ بغیر انجام دیئے کسی دوسرے کو حکم دیا ہو لیکن حضورؐکے دو کام ایسے ہیں جو بہت ہی آشکارا ہیں کہ سب کو معلوم ہو گیا کہ حضرتؐ نے یہ عمل انجام دیئے ہیں.

آپؐکا پہلا کام: مدینہ منورہ میں مسجد بنوائی، مسجد بنانے میں آپؐخود بھی کام انجام دیتے تھے اور مسلمان خواتین کے لئے بھی ایک وقت مقرر فرمادیا تھا تاکہ اس ثواب سے خواتین بھی محروم نہ رہیں اور انھیں احساس کمتری نہ ہو.

آپؐکا دوسرا کام:لوگوں کے درمیان اخوت وبرادری اور بھائی چارگی قائم کی جیسا کہ خدا وند عالم نے حکم دیا تھا (انما المومنون اخوة فاصلحوا بین

اخویکم واتقوا اللہ لعلکم تر حمون)(۱)
یعنی مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں، پس بھائیوں کے درمیان صلح وآشتی برقرار رکھو اور تقویٰ اختیار کرو امید ہے کہ تم مشمول رحمت الٰہی قرار پائوگے۔
اس آیت میں دو مومنوں کے درمیان تعلقات کو دو بھائیوں کے درمیان رابطہ سے تشبیہ دی گئی ہے جس سے چند باتیں سامنے آتی ہیں۔
۱۔دو بھائیوں کی دوستی، محکم اور عمیق و پائیدار ہے۔
۲۔دو بھائیوں کی دوستی ،دو طرفہ ہے نہ کہ ایک طرفہ۔
۳۔دو بھائیوں کی دوستی، فطرت وطبیعت کا تقاضہ ہے(جس کا مادی دنیا سے کو ئی تعلق نہیں ہے)
٤۔دشمن کے مقابل، دو بھائی ، ایک دوسرے کے لئے قوت بازو ہیں۔
٥۔دونوں بھائیوں کی اصل ایک ہے۔
٦۔اگر ایک مومن دوسرے مومن کو بھائی تسلیم کرے گا تو عفو وبخشش کا جذبہ زیادہ ہوگا اور اس کی خطائوں سے چشم پوشی کرے گا (چونکہ دو بھائیوں کے درمیان ایسا ہی ہوتا ہے)

....

(۱)سورۂ حجرات/۱۰

۷۔ایک بھائی دوسرے بھائی کی خوشی میں خوش اور اس کے غم میں غمگین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و رنجیدہ ہوتا ہے، اگر ایک مومن دوسرے مومن کو اپنا بھائی نہیں سمجھتا تو بالکل اس کے بر خلاف نظر آئے گا، اگر ایک مومن خوش ہے تو دوسرا اس کی خوشی سے رنجیدہ ہوگا اور اگر ایک رنجیدہ ہے تو دوسرا اس کے دردوالم سے خوشحال ومسرور ہوگا، اگر ایک بھائی ترقی کے زینوں کو طے کر رہا ہے تو دوسرا بھائی اسے تنزلی کی طرف کھینچتا نظر آئے گااور اگر ایک بھائی پستی کی جانب جا رہا ہے تو بجائے اس کے کہ اسے سہارادیکرترقی کی طرف لا کر اس کا مددگارو معاون ثابت ہو ، گڑھے میں ڈھکیلتا نظر آئے گا۔

روایت میں آیا ہے کہ "دو بھائی دو ہاتھوں کی مانند ہینکہ دھوتے وقت ایک دوسرے کا مددگار ثابت ہوتا ہے"(۱)

اس روایت سے یہ صاف ظاہر ہے کہ بھائی اسی کوکہتے ہیں جو دوسرے بھائی کے لئے معاون ومددگار ثابت ہو ، اگر ایسا نہیں ہے تو کچھ بھی ہو، بھائی کہلانے کاحقدار نہینہے۔

آغازاسلام میں، رسول اسلامؐ،سات سو چالیس افراد کے ساتھ "نخیلہ نامی مقام پر" قیام پذیر تھے کہ جبرئیل امین یہ پیغام لے کر نازل ہوئے کہ خدا وند عالم نے فرشتوں کے درمیان برادری قائم کردی ہے یعنی ایک کودوسرے کا بھائی قرار دیا ہے، آپؐنے بھی اپنے اصحاب کے درمیان عقد اخوت پڑھا اور ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا جن میں سے چند افراد کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۔ابوبکروعمر۔

۲۔عثمان و عبد الرحمن۔

۳۔سلمان و ابوذر۔ ٤۔طلحہ وزبیر۔

٥۔مصعب وابو ایوب انصاری۔

٦۔حمزہ و زید بن حارثہ۔

۷۔ابو درداء وبلال۔

۸۔جعفر طیارو معاذ بن جبل۔

۹۔مقدادوعمار۔

۱۰۔عائشہ وحفصہ۔

۱۱۔ام سلمیٰ و صفیہ۔

۱۲۔اور خود کو حضرت علی ۔ کا بھائی قرار دیا(۲)

....

(۱) المحجة البیضائ: ج۳،ص۳۱۹

(۲)بحار الانوار:ج۳۸،ص۳۳٥

جنگ احد میں دو شہید بنام عبداللہ ابن عمر اورعمر ابن جموح ، کہ جن کے درمیان آپؐنے رشتۂ اخوت قائم کیا تھا ، حضور نے حکم دیا کہ ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کرو(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اخوت و برادری کا رابطہ صرف مردوں سے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ خواتین کے لئے بھی وارد ہوا ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے (وان کانوا اخوۃ رجالاونسائ)(۲)

یعنی اخوت و برادری قائم کرو چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ برادری اور ہمبستگی فقط اور فقط فی سبیل اللہ ہونی چاہیئے ، اگر کوئی انسان کسی کو دنیا کے لئے بھائی بنائے تو اسے اس کی مراد حاصل نہیں ہو سکتی اور قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن بھی ہو جائیں گے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے.............

(الاخلاء یو مئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین)(۳)

ہوشیار ہوجائو! (جو لوگ دنیاوی غرض سے بھائی اور دوست بنتے اور بناتے ہینوہ) قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیز گارں گے(یعنی جن لوگوں نے خدا کے لئے دوستی وبرادری قائم کی تھی وہی فائدہ میں ہیں)

امام جعفر صادق ـ فرماتے ہیں: "مومن، مومن کا بھائی ہے، یہ دونوں ایک جسم کی مانند ہیں، اگر ایک جسم کا ایک حصہ بھی اذیت وتکلیف میں ہوتا ہے تو پورے جسم کو تکلیف محسوس ہوتی ہے" (٤)

یعنی بھائی وہی ہے جو اپنے بھائی کی تکلیف کا احساس کرے ۔

....

(۱)شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید معتزلی،ج١٤،ص٢١٤. بحارالانوار:ج٢٠،ص١٢١

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۲)سورۂ نساۂ ۱۷٦

(۳)سورۂ زخرف٦۷

(٤) اصول کافی:ج۲،ص۱۳۳

مشہورو معروف فارسی شاعر جناب سعدی شیرازی صاحب اس حدیث کو اپنے اشعارر میں اس طرح قلم بند کرتے ہیں۔

بنی آدم اعضای یک پیکرند
کہ در آفرینش ز یک گوہر ند
چو عضوی بہ درد آورد روزگار
دگر عضوھا را نماند قرار
تو کز محنت دیگران بی غمی
نشاید نامت نہند آدمی(۱)

یعنی بنی نوع انسان ،ایک جسم کی مانند ہیں جو ایک ہی گوہر سے پیدا ہوئے ہیں، جب جسم کے کسی ایک حصہ میں درد ہوتا ہے تو جسم کا کوئی حصہ بھی قرار نہیں پاتا، ہر حصہ بے چین ومضطرب اور پریشان رہتا ہے، اگر تم دوسروں کی زحمت اور تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے تو تم آدمی کہلانے کے لائق نہیں ہو۔ یا ایک اردو شاعر اس طرح قلمبند کرتا ہے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انس سے انساں بنا گر انس ہی اس میننہ ہو
آدمی وہ ہو تو ہو انسان ہو سکتا نہیں

جناب سعدی شیرازی کہہ رہے ہیں کہ تم آدمی کہلانے کے لائق نہیں ہو لیکن اردو شاعر ایک قدم آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ تم آدمی کہلائو لیکن انسانیت کا خواب مت دیکھنا چونکہ انسانیت کا تمھارے اندر دوردور تک نام ونشان نہیں ہے۔

٦۔ حضرتؐکی نظر میں حقوق برادری

جب ایک مومن نے دوسرے مومن کو بھائی مان ہی لیا ہے تو اب ظاہر ہے کہ اس کے حقوق کی بھی رعایت کرنی پڑے گی (قانون کا النگھن ضروری ہے) رسول اسلا مؐفرماتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کی گردن پر تیس حق ہینکہ جن کا ادا کرنا واجب ہے، ان میں سے چند حقوق مندرجہ ذیل ہیں:۔

١۔اس کے ساتھ عفووبخشش اور مہربانی کے ساتھ پیش آئے۔

٢۔اس کے رازاں کو مخفی رکھے۔

....

(١)گلستان سعدی۔ دیوان سعدی شیرازی

٣۔اس کی خطائوں کا جبران کرے۔

۴۔اس کے عذرو معذرت کوقبول کرے۔

۵۔اس کے دشمنوں اور بد خواہوں سے اس کا دفاع کرے۔

۶۔اس کے بارے میں اچھا سوچے۔

۷۔اس سے کئے وعدوں کی وفا کرے۔

۸۔اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی مزاج پرسی کرے۔

۹۔اگر وہ مر جائے تو اس کی تشییع جنازہ میں شرکت کرے۔

۱۰۔اس کی دعوت اور اس کے تحفہ کو قبول کرے۔

۱۱۔اس کے تحفہ کے بدلہ میں اس سے بہترین تحفہ دے۔

۱۲۔اس کی خدمتوں کا شکریہ ادا کرے۔

۱۳۔اس کی مدد کرنے کی کوشش کرے۔

۱۴۔اس کی عزت وناموس کی حفاظت کرے۔

۱۵۔اس کی حاجت روائی کرے۔

۱۶۔اس کی مشکل حل کرنے میں وسیلہ بنے۔

۱۷۔اس کے سلام کا جواب دے۔

۱۸۔اس کی قسم قبول کرے۔

۱۹۔اس کے دوست کو بھی دوست رکھے۔

۲۰۔اس کی گفتگو کا احترام کرے۔

۲۱۔اس کو حوادثات میں تنہا نہ چھوڑے۔

۲۲۔جو کچھہ اپنے لئے چاہے وہ اس کے لئے بھی چاہے۔(۱)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

....

(۱)بحار الانوار:ج٧٤،ص٢٣٦

۷۔ حضورﷺکی سیرت باعث محبوبیت

آپﷺکی سیرت ،خلّاق دوجہاں کو اتنی زیادہ پسند آئی کہ اپنا محبوب بنا لیا اور آپﷺکا لقب حبیب اللہ پڑ گیا، اور جہان اسلام بڑی شان وشوکت کے ساتھ آپؐ کے اس لقب پر فخرو مباہات کرکے نعت شریف پڑھتا نظر آتا ہے ۔جب خدا وند عالم نے آپﷺکو اپنا محبوب بنالیا تو یہ ظاہر سی بات ہے کہ محبوب سے متعلق ہر چیز محبوب ہوجاتی ہے اس کی ہر ادا دل میں جگہ بناتی ہے، آنکھوں میں سما جاتی ہے لہٰذا۔

۱۔جب آپﷺکو بچپن کے عالم میں دیکھا تو فرمایا:(ألم یجدک یتیمافأویٰ)(۱) یعنی اے میرے رسولﷺکیا جب ہم نے تمھیں یتیم پایا تو تمھارے لئے پناہگاہ کا انتظام نہیں کیا؟تمام تفاسیر کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت سے جناب ابو طالب ـ کی جانب اشارہ ہے چونکہ جب آپﷺیتیم تھے تو آپﷺکی پناہ گاہ جناب ابو طالب ـکے علاوہ کوئی نہیں تھی ۔

۲۔آپﷺکو وطن میں دیکھا تو فرمایا:(لا اقسم بھٰذا البلد وانت حل بھٰذا البلد)(۲) یعنی اے میرے رسول میں اس شہر پر عذاب نازل کر ہی نہیں سکتا جب تک کہ تم اس شہر میں ہو ، مجھے یہ گوارہ نہیں ہے کہ جس شہر میں رحمة للعالمین ہو اس پر عذاب نازل کروں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔آپ ﷺ کو سفر کی حالت میں دیکھا تو فرمایا:(ووجدک ضالا فھدیٰ)(۳)
یعنی اے میرے حبیب کیا ہم نے تمھاری گمراہیوں میں ہدایت نہیں کی؟یہ مسئلہ پیچیدہ ہے کیونکہ آپ ﷺتو دونوں عالم کے رہبر بناکر بھیجے گئے تھے پھر آپ ﷺکو ہدایت کی ضرورت کیا معنی؟مراد یہ ہے کہ جب آپ ﷺکسی مسئلہ میں مشوش ہوتے تھے تو خدا وند عالم آپ ﷺکی ہدایت و رہنمائی کرتا تھا کہ ایسا کرو یہ بہتر ہوگا وغیرہ......
٤۔آپ ﷺ کی حیا کو دیکھا تو فرمایا: (فیستحی منکم)(٤)
اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میرا رسول تم میں سب سے زیادہ حیا دار ہے۔
....

(۱)سورۂ ضحیٰ/٦

(۲)سورۂ بلد/۱،۲

(۳)سورۂ ضحیٰ۷

(٤)سورۂ ضحیٰ/۷

۵۔آپ ﷺکی ضیا کو دیکھا تو فرمایا:(وداعیا الیٰ اللہ بأذنہ و سراجا منیرا)(۱)
میرا رسول تمھیں میری طرف دعوت دینے والا اور تمھارے لئے راہ ضلالت و گمراہی میں چراغ ہدایت ہے۔
٦۔آپ ﷺ کی عبا کو دیکھا تو فرمایا:(یا ایھاالمدثر)(۲)
اللہ اکبر...آپ ﷺنماز کی حالت میں جو کمبلی اوڑھے تھے وہ بھی خدا کو اتنی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پسند آئی کہ آپؐکا لقب قرار دیا "اے کمبلی اوڑھنے والے رسول"
۷۔آپؐ کے کردار کو دیکھا تو فرمایا:(انک لعلیٰ خلق عظیم)(۳)
یعنی اے میرے حبیب آپ خلق عظیم پر فائز ہیں، جیساکہ ہم نے پہلے بھی اس کی کئی مرتبہ تکرار کی ہے کہ آپؐکو ہمارے لئے نمونۂ عمل(Ideal) بناکر بھیجا گیا ہے اور خدا وند عالم اس بات سے یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ میرے حبیب کے جیسا کسی کا اخلاق نہیں ہے لہٰذا اگر تمھیں نمونے کی ہی تلاش ہے تو میرے حبیب کو ہی نمونہ بناناچونکہ یہی ایک ایسی شخصیت ہے جو نمونۂ عمل(Ideal) بننے کے قابل ہے ورنہ باقی تو سب ایسے ہی ہیں جیسے آب رواں پر حباب۔
۸۔آپؐ کی رفتار کو دیکھا تو فرمایا:(انک علیٰ صراط مستقیم)(٤)
اس آیت سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اگر تمھیں صراط مستقیم چاہیئے تو میرے حبیب کی راہ اپنائو یہی صراط مستقیم ہے۔
۹۔آپؐ کے پرستار کو دیکھا تو فرمایا:(رحماء بینهم)(٥)
اشارہ ہے جناب ابو طالب ۔ کی طرف کہ آپ کے جیسا کوئی پرستار اور نگہبان نہیں وہ تو دوسرے لوگوں کے لئے بھی رحم دل انسان ہے۔
۱۰۔آپؐ کے یار کو دیکھا تو فرمایا:(اشداء علیٰ الکفار) (٦)
اشارہ ہے مولا علی ۔ کی ذات گرامی کی جانب کہ یہ میری عبادت میں اتناغرق ہے کہ اسے میرے سوا کچھ نظرہی نہیں آتا اور میرے دشمنوں کے مقابلہ میں بہت شدید ہے ، ان کو معاف نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ ان

کی نسلوں میں کوئی محمد و آل محمدکا شیعہ آنے والاہو۔

....

(۱)سورۂ احزاب/٤٦

(۲)سورۂ مدثر/۱۱

(۳)سورۂ قلم/٤

(٤)سورۂ زخرف/٤٦

(٥)سورۂ فتح/۲۹

(٦)سورۂ فتح/۲۹

۱۱۔آپؐ کی اصالت کو دیکھا تو فرمایا: (اصلھا ثابت)(۱) اشارہ ہے آپؐکے شجرۂ نسب کی جانب کہ آپؐکے شجرہ میں کسی قسم کے شک وتردد کی گنجائش نہیں ہے (وہ اور ہوں گے جن کا شجرۂ نسب معلوم ہی نہیں دور جانے کی ضرورت نہیں صرف باپ کو دیکھا جائے تو باپ نہیں ملتا)

۱۲۔آپؐ کی سیادت کو دیکھا تو فرمایا:(یٰس والقرآن الحکیم)(۲) یعنی آپؐکو اتنا پاک و پاکیزہ اور طاہر پایا کہ یٰس جیسے لقب سے نوازا۔

۱۳۔آپؐکی طہارت کو دیکھا تو فرمایا:(طٰہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ)(۳) یعنی اے میرے طاہر و پاک طینت حبیب ہم نے اپنی عبادت اس لئے واجب قرار نہیں دی کہ تم خود کو مشقت میں ڈالو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱٤۔آپؐ کی فصاحت کو دیکھا تو فرمایا:(خلق الانسان علمہ البیان)(٤) یعنی خدا وند عالم نے انسان کو خلق کیا پھر اسے واضح طور پر تعلیم دی، یعنی ایسی تعلیم دی جس مینپیچیدگی کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔
۱۵۔آپؐ کی سخاوت کو دیکھا تو فرمایا:(لاتبسطھا کل البسط)(٥) یعنی آپؐکا ہاتھ اتنا زیادہ کھلا ہوا کہ دنیا بھر کے کتنے بھی ہاتھ کھل جائیں آپؐ کی برابری نہیں کر سکتے۔
۱٦۔آپؐ کے علم پر نظر پڑی تو فرمایا:(علمک مالم تکن تعلم)(٦) اشارہ ہے کہ اے رسول! ہم نے آپؐکو ایسی تعلیم دی کہ کسی کو بھی ایسی تعلیم نہیں دی گئی اور نہ ہی تا قیام قیامت دی جائے گی۔

....

(۱)سورۂ ابراہیم/۲٤

(۲)سورۂ یٰس/۱

(۳)سورۂ طٰہٰ/۱

(٤)سورۂ رحمن/۳،٤

(٥)سورۂ اسراء/۲۹

(٦)سورۂ نساء/۱۱۳

۱۷۔آپؐ کے حلم کو دیکھا تو فرمایا:(ویعفو عن کثیر)(۱) یعنی میرا رسول اتنا حلیم وبرد بار ہے کہ اکثر اوقات اس کے اندر انتقام کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جذبہ نہیں رہتا بلکہ جہاں تک ممکن ہوتا ہے معاف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۱۸۔آپؐ کے نور کو دیکھا تو فرمایا:(مثل نورہ کمشکاۃ فیھا مصباح)(۲) یعنی میرے رسول کا نور، اس نور کی طرح ہے کہ جیسے چراغ قندیل میں رکھا ہو اور دھیمی دھیمی روشنی باہر آرہی ہو جو انسان کے دل کو لبھاتی ہے۔

۱۹۔آپؐکے حسین چہرۂ مبارک کو دیکھا تو فرمایا:(والشمس وضحا ھا)(۳) آپؐ کے تابناک چہرہ (سورج) اور اسکی روشنی کی قسم۔

۲۰۔آپؐ کی زلفوں کو دیکھا تو فرمایا:(واللیل اذا یغشاھا)(٤) آپ کی زلف(رات) کی قسم جو زمانہ پر تاریکی پھیلا دیتی ہے۔

۲۱۔آپؐکے دست مبارک کو دیکھا تو فرمایا:(وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ)(۵)

اللہ اکبر....اے میرے رسول! یہ کنکریاں جو تم نے پھینکی ہیں یہ تم نے نہیں پھینکیں بلکہ ہم نے پھینکی ہیں ، یہ فعل تمھارے ہاتھوں سے انجام پایا لیکن یہ کام ہمارا ہے، تم میری صفات کے مظہر ہو، اس لئے میں نے یہ کام تمھارے ہاتھوں سے انجام دلوایا۔

....

(۱)سورۂ مائدہ/۱۵

(۲)سورۂ نور/۳۵

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(۳)سورۂ شمس/۱

(٤) سورۂ شمس/٤

(٥)سورۂ انفال/۱۷

۲۲۔آپ ؐکے قدم مبارک کو دیکھا تو فرمایا:(دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ)(۱)

اشارہ ہے واقعہ معراج کی جانب، جب رسول اسلامؐکو حکم ہوا تھا کہ اے میرے رسول چلے آئو چلے آئو بڑھتے رہو میری جانب بڑھتے رہو "میرے رسول آئیے اور قریب آئیے" یہاں تک کہ حضور اکرمؐاتنے قریب ہوئے اتنے قریب ہوئے کہ جبرئیل نے بھی ساتھ چھوڑ دیا جوکہ خدا وند عالم کا مقرب ترین فرشتہ تھااور حضورؐاتنا نزدیک ہوئے کہ کوئی مقدار نہیں بتائی گئی کہ کتنے قریب ہوئے دوکمان یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا (میں آگے کچھ نہیں کہوں گا کہ کس شخص یا کس چیز سے قریب ہوئے ایسا نہ ہو کہ کوئی الزام لگ جائے)

۲۳۔آپؐ کے سینہ مبارک کو دیکھا تو فرمایا:(ألم نشرح لک صدرک؟)(۲)

اے میرے حبیب کیا ہم نے تمھارے سینہ کو کشادہ نہیں کیا؟ (شاید اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اگر ہم تمھارے سینہ کو کشادہ نہ کرتے تو تم آسمانی کتاب "قرآن کریم"کا وزن کس طرح اٹھاتے؟ چونکہ قرآن وہ عظیم کتاب ہے کہ اگر ہم اسے پہاڑونپر نازل کردیتے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجاتے۔

۲٤۔آپؐ کی پشت مبارک کو دیکھا تو فرمایا:(ووضعنا عنک وزرک الذی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انقض ظہرک)(۳)

اور کیا ہم نے تمھاری اس پشت کا وزن (علی ۔ کے ذریعہ) ہلکا نہیں کیا جو وزن سے ٹوٹی جارہی تھی؟

۲۵۔آپؐکے بیت الشرف پر نظر پڑی تو فرمایا:(فی بیوت اذن اللہ ان ترفع)(٤) گھروں میں سب سے اعلیٰ وارفع آپؐ کے بیت مبارک کوقرار دیا گیا۔

۲٦۔آپؐکے اہلبیت ٪ کو دیکھا تو فرمایا: (انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا)(٥)

اے اہل بیت اللہ کا یہ ارادہ ہے کہ ہر نجاست وکثافت کوتم سے اسطرح دور رکھے جو دور رکھنے کا حق ہے۔

....

(۱)سورۂ نجم/۹،۸

(۲)سورۂ انشراح/۱

(۳)سورۂ انشراح/۳،۲

(٤)سورۂ نور/۳٦

(٥)سورۂ احزاب/۳۳

۸۔ سنت رسول اسلا مؐکی جگہ بدعتوں کا رواج

معاویہ علیھا الھاویہ نے سنت رسولؐکو نیست ونابوداور بدعتوں کے رائج

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کے لئے بھر پور کوششیں کی ہیں تاریخ نے ان میں سے چند کا تذکرہ کیا ہے جو یہاں بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں، معاویہ وہ شخص ہے جس نے سنت رسولؐ کی جگہ بدعتونکو رائج کیا.........

۱۔مسلمانوں میں زنا اور بد کاری کو عام کیا۔

۲۔سود کو حلال قرار دیا۔

۳۔سفر میں نماز قصر پڑھنے کی جگہ پوری نماز ادا کی۔

٤۔نماز عیدین میں اذان کہی۔

٥۔دو سگی بہنوں سے ایک وقت مینشادی کو حلال قرار دیا۔

٦۔دیت میں تبدیلی کرکے اس میں سنت کے بر خلاف اضافہ کیا۔

۷۔رکوع سے پہلے اور بعد میں تکبیر کہنی چھوڑدی۔

۸۔نماز عیدین میں خطبوں کو نماز سے پہلے (نماز جمعہ کی طرح)پڑھا۔

۹۔ناجائز اولاد کے حکم کو نقض کیا۔

۱۰۔انگھوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی۔

۱۱۔حضرت علی ـ پر سب وشتم کا آغاز کیا اور اسے با قاعدہ رائج کیا۔

۱۲۔بیت المال کو تحریف قرآن میں خرچ کیا۔

۱۳۔پیغمبرؐ کے عادل صحابہ کو قتل کیا۔

۱٤۔اہل بیت ٪ کی پیروکار خواتین کو قتل کیا۔

۱۵۔اسلامی خلافت کو بادشاہت میں تبدیل کیا۔

۱٦۔ریشمی لباس پہنا اور چاندی سونے کے برتن میں پانی پیا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۷۔حرام موسیقی سنی اور اس پر رقم خرچ کی(۱)

....

(۱)الغدیر:ج۱۱،ص۷۲۔ نوٹ:۔علامہ امینی مرحوم نے ۲۷ مقامات شمار کئے ہیں تفصیل کے لئے اسی حوالہ پر مراجعہ فرمائیں۔

دور حاضر میں بھی سیرت رسولؐ کی پامالی کے متعلق بہت زیادہ ناکام کوششیں کی جارہی ہیں لہٰذا:
ہمارا فریضہ ہے کہ آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ کے احیاء میں "رات دن" کوشاں رہیں تاکہ محشر میں حضورؐ کے سامنے خجالت وشرمندگی سے محفوظ رہ سکیں اور فخر کے ساتھ حضرت سے کہیں کہ یا رسول اللہؐ ہم پر بھی ایک نظر کرم کیجئے، ہماری شفاعت فرمائیئے ہم آپؐ کی سنت کے احیاء میں زندگی بسر کرکے آئے ہیں ۔
خدا وند عالم کے فرستادہ نمونہ اور آئیڈیل(Ideal)حضرت ختمی مرتبتؐ نے اپنے اخلاق کے ذریعہ دنیائے انسانیت کو یہ درس دیا ہے کہ شمشیر ظلم سے سروں پر تو حکومت ہو سکتی ہے ،دلوں پر حکومت نہیں کی جا سکتی ۔ اگر دلوں پر حکومت کرنی ہے تو اس کا صرف ایک ہی اسلحہ ہے اور وہ ہے
"اخلاق"

خلاصہ

یونتو سرکار رسالت مآبؐکی سیرت کوبیان کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے چونکہ عقل ناقص، عقل کامل کو کس طرح درک کرسکتی ہے؟ آخر دریا کو ایک کوزہ میں سمانا چاہیں گے تو کس طرح سما سکتے ہیں،لیکن جو کچھ ناکام کوشش کی گئی ہے اسی کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

بعثت کا ھد ف

جس طرح تمام انبیاء کا روی زمین پر آنا مقصد اور ہدف سے خالی نہیں ہے اسی طرح ہمارے آخری پیغمبرحضرت محمد مصطفےٰؐکی بعثت کا بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے "اشرف المخلوقات کی بہترین تربیت" حضورؐکو خدا وند عالم نے اسی وجہ سے روی زمین پر بھیجا تھا کہ تمام انسانوں کو منزل کمال اور سعادت سے ہمکنار کریں، چونکہ انسان ہی تمام مخلوقات میں اشرف ہے اور تمام مخلوقات کے نچوڑکو انسان کہا جاتا ہے، لہٰذا اگر ہر انسان اپنی اصلاح کر لے تو خود بخود پورے معاشرے کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر ایک انسان فاسداورفاسق وفاجر ہو تو معاشرہ پر اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے چونکہ "ایک مچھلی تالاب کو گندا کرتی ہے"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جناب آدم ـ سے لے کر حضرت ختمی مرتبتؐ تک، ہر نبی کی یہی کوشش رہی ہے کہ انسان کو کمال وسعادت کی منزلیں طے کرائے، انھیں صراط مستقیم پر گامزن کرے، نہ یہ کہ صرف راستہ بتادے۔

عبا د ت

جناب ام سلمیٰ فرماتی ہیں :"ایک شب، حضورؐ میرے گھر تشریف فرماتھے، میں نے آدھی رات کے بعد آپؐ کے بستر مبارک کو خالی دیکھا، میں نے تلاش کرنے کے بعد دیکھا کہ آپؐ تاریکی میں کھڑے ہو ئے ہیں، دست مبارک عرش کی جانب بلند ہیں، چشم مبارک سے اشکوں کی برسات ہو رہی ہے اور دعا فر مارہے ہیں کہ "پروردگار! جو نعمتیں تونے مجھے عطا کی ہیں انھیں مجھ سے واپس نہ لینا ، میرے دشمنوں کوخوش نہ ہونے دینا، جن بلائوں سے مجھے نجات دے چکا ہے ان میں دوبارہ گرفتار نہ کرنا، مجھے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی تنہا نہ چھوڑنا" میں نے حضورؐ سے کہا یا رسول اللہؐ! آپ تو پہلے ہی سے بخشش شدہ ہیں ، حضورؐ نے فرمایا : " نہیں کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو خدا وند عالم کا محتاج نہ ہو اور اس سے بے نیاز ہو ، حضرت یونس ـ کو خدا وند عالم نے صرف ایک لمحہ کے لئے تنہا چھوڑ دیا تھا تو آپ ـ شکم ماہی (مچھلی کے پیٹ)میں زندانی ہو گئے"

حضورؐ کی نماز شب ہم کو یہ درس دیتی ہے کہ امت کے رہبر کو آرام طلب

نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کا پورا وجود محنت وزحمت کے سمندر میں غرق رہنا چاہیئے، آپؐ نے مولا علی ۔ کو نماز شب کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے،آپؐنے مکرر تین مرتبہ ارشاد فرمایا: "علیک بصلاۃ اللیل، علیک بصلاۃ اللیل، علیک بصلاۃ اللیل" یعنی ! اے علی تم پر لازم ہے کہ نماز شب بجا لائو، نماز شب ضرور بجا لائو ،نماز شب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

سا د گی

ایک روز آپؐنے مولا علی ۔کو بارہ درہم دیئے اور فرمایا: "میرے لئے ایک لباس خرید کر لے آئو" حضرت علی ۔ بازار گئے اور بارہ درہم کا لباس خرید کر لے آئے ، حضورؐنے لباس کو دیکھا اور علی ۔ سے فرمایا: "اے علی ۔ اگر اس لباس سے سستا لباس مل جاتا تو بہتر تھا اگر ابھی دوکاندار موجود ہو تو یہ لباس واپس کردو" علی ۔ دوبارہ بازار گئے اور لباس واپس کردیا اور بارہ درہم واپس لاکر آپؐ کے حوالہ کر دیئے۔ حضرتؐمولاعلی ۔کو اپنے ہمراہ لے کر بازار کی جانب روانہ ہوئے، راستہ میں ایک کنیز پر نظر پڑی کہ جو گریہ کر رہی تھی، آپؐنے سبب دریافت کیا تو کنیز نے جواب دیا کہ میرے آقا نے مجھے چار درہم دیئے تھے کہ کچھ سامان خرید کر لے جائوں لیکن وہ چار درہم گم ہو گئے، اب گھر واپس جائوں تو کس طرح؟
آپؐنے اپنے بارہ درہموں مینسے چار درہم اس کنیز کو عطا کئے کہ وہ

سامان خرید کر لے جائے اور بازار پہونچکر چار درہم کا لباس خریدا، لباس لے کر بازار سے واپس آرہے تھے تو ایک برہنہ تن انسان پر نظر پڑ گئی، آپؐ نے وہ لباس اس برہنہ تن کو بخش دیا اور پھر بازار کی جانب چلے، بازار پہونچکر باقی بچے ہوئے چار درہموں کا لباس خریدا ، لباس لیکر بیت الشرف کا قصد تھا کہ دوبارہ پھر وہی کنیز نظر آگئی جو پہلے ملی تھی، آپؐ نے دریافت کیا کہ اب کیا ہوا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے کافی دیر ہو چکی ہے، میں ڈر رہی ہوں کہ کیسے جائوں،آقا کی سرزنش سے کیسے بچوں؟ حضورؐ کنیز کے ہمراہ اس کے گھر تک تشریف لے گئے، اس کنیز کے آقا نے جب یہ دیکھا کہ میری کنیز ، سرکار رسالتؐ کی حفاظت میں آئی ہے تو اس نے کنیز کو معاف کردیا اور اسے آزاد کردیا، آپؐ نے فرمایا: " کتنی برکت تھی ان بارہ درہموں میں کہ دو برہنہ تن انسانوں کو لباس پہنا دیا اور ایک کنیز کو آزاد کردیا"

دور حاضر میں ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے کہ کوئی عہدہ دار ایسی صفات کاحامل ہو، جن صفات سے نبی اکرمؐ مزین تھے، دور حاضر تو کیا خود حضورؐ کے دور میں، اگر چراغ لے کر بھی تلاش کیا جائے تو ان صفات کا پایا جانا دشوار ہے، آپؐ کے دور میں تو بعض بدو عرب کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی خود کو بہت کچھ سمجھتے تھے، واقعاََ اگر آج کے امراء ورئوسا بھی اس سیرت کو اپنائیں تو ہماری کشتی حیات، (دین اسلام اور شریعت کے

مطابق)منزل مقصود سے ہمکنار ہوجائے۔

مہمان نوازی

ایک روز حضورؐ کی خدمت میں آپؐ کے دو رضاعی بھائی بہن یکے بعد دیگرے آئے، آپؐ نے بہن کا حترام زیادہ کیا اور بھائی کا احترام کم کیا، بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آپؐ نے جواب میں فرمایا: "چونکہ، جتنا احترام اپنے ماں باپ کا یہ بہن کرتی ہے اتنا احترام بھائی نہیں کرتا لہٰذا میں بھی بہن کا زیادہ احترام کرتا ہوں"

دلسوزی

کشاف الحقائق، مصحف ناطق، حضرت امام جعفر صادق ۔ فرماتے ہیں: "ایک روز آپؐ نے نماز ظہر کی آخری دو رکعتیں بہت جلدی جلدی ادا کیں، لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! آخر ایسا کیوں؟کیا کام درپیش ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: "کیا تم بچہ کے رونے کی آواز نہیں سن رہے ہو؟" اللہ اکبر........نماز جیسی عبادت، جس میں خضوع و خشوع شرط ہے، آپؐ نے بغیر مستحبات کے انجام دی اور یہ سمجھا دیا کہ دیکھو.....بچہ کو بہلانا خضوع و خشوع والی نماز سے بھی افضل ہے۔

اھل خانہ کے ساتھ

جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :کبھی کبھی حضورؐ، خدیجہ کو

بہت اچھی طرح یاد فرماتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے ، میں نے ایک روزحضورؐسے کہا : یا رسول اللہؐ! خدا نے آپ کو خدیجہ سے بہتر بیوی(دوشیزہ) عطا کی ہے، انھیں بھول جائیئے وہ تو بڑھیا تھیں۔ حضورؐنے فرمایا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے ، خدیجہ جیسی کوئی بیوی نہیں ہو سکتی (چاہے وہ دوشیزہ ہو یا کھلونوں سے کھیلنے والی اور ناچ گانے کی شوقین) جس وقت پورا معاشرہ کافر تھا ، اس عالم میں یہ تنہا خاتون تھی جو مجھ پر ایمان لائی تھی اور میری مدد گار ثابت ہوئی تھی ، میری نسل تو خدیجہ سے ہی چلی ہے (ایسی دوشیزہ کا کیا فائدہ جو ماں بننے کو ترس جائے)

جناب خدیجہ کوئی معمولی عورت نہیں تھیں بلکہ یہ وہ خاتون تھیں کہ جنھوں نے اپنا رشتہ خود حضورؐکی خدمت میں بھیجا تھا اوردیگر رشتوں سے انکار کر دیا تھا جب کہ وہ لوگ خود اپنے رشتے لے کر آئے تھے(بڑے باپ کی بیٹی ہونے کے غرور میں چلی ہیں جناب خدیجہ سے ہمسری کرنے، بڑے باپ کی بیٹی ہونگی تو اپنے گھر کی ، یہاں تمھارا دیہ نہیں جلے گا تم جیسی ہزار دوشیزہ وباکرہ لڑکیوں سے یہ بڑھیا اچھی ہے)

تبلیغ

آپؐنے تین سال تک پوشیدہ طور پر تبلیغ کی یہاں تک کہ حکم خدا وندی نازل ہوا (فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین)

یعنی اے رسول! جن کاموں پر تمھیں مامور کیا گیا ہے انھیں آشکار کردو اور مشرکین سے پرہیز کرو(ان پر بھروسہ نہ کرو) ہم تمھیں ان کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔

حضورؐکوہ صفا کے دامن میں خانۂ کعبہ کے کنارے تشریف لائے اور اعلان عام کردیا اور فرمایا کہ اگر تم میری دعوت کو قبول کرلوگے تو دنیاوی حکومت و عزت اور آخرت، سب تمھارا ہے لیکن لوگوں نے آپؐ کا مذاق اڑایا اور جناب ابوطالب ۔کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپ کا بھتیجا ہمارے نو جوانوں کو گمراہ کر رہا ہے، اس سے پو چھئے کہ وہ کیاچاہتا ہے؟ اگر اسے دولت چاہیئے تو ہم دولت دینے کو تیار ہیں، اگر عورت درکار ہے تو ہم عورت دینے کو تیار ہیں، اگر منزلت کا خواہاںہے تو منزلت بھی دیدیں گے، جناب ابوطالبـ نے یہ بات رسول اسلامؐکو بتائی، رسول اسلامؐنے جواب دیا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر آفتاب اور دوسرے ہاتھ پر ماہتاب رکھ دیں تو بھی میں اپنے کام سے باز نہیں آسکتا، کفار نے جناب ابو طالبـ سے چاہا کہ محمدؐ کو ان کے حوالے کردیں لیکن جناب ابوطالب ـنے قبول نہیں کیا۔ اس عمل کے ذریعہ حضور سرور کائناتؐنے ہمیں تبلیغ کا طریقۂ کار بتایا ہے کہ تبلیغ کتنی اہم شئی کا نام ہے؟ تبلیغ چند ڈالر کے عوض اپنے نفس کو بیچ دینے کا نام تبلیغ نہیں ہے بلکہ اگر چاند سورج بھی دے دیئے جائیں تو اس کا سلسلہ نہیں رکنا چاہیئے چونکہ اسی سے دین و شریعت کی ترویج ہوتی ہے، بار الٰہا ہمیں حضورؐکی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرما۔

"آمین"

والسلام مع الاحترام

سید غافر حسن رضوی چھولسی "ھندی"

قم المقدسہ ایران

منابع وماخذ

یعنی اس مقالہ میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔قرآن کریم:کلام اللہ مجید۔

۲۔لسان العرب:امام علامہ ابن منظور، داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۸ ھ

۳۔لسان اللسان :امام علامہ ابی الفضل جمال الدین بن مکرم ، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ ھ

۴۔مفردات الفاظ القرآن:الامام الراغب الاصفہانی ، تحقیق: عدنان صفوان داودی، الدار الشامیہ بیروت ۱۴۱۲ھ

۵۔المنجد (عربی،فارسی) :احمد سیاح، چاپخانہ مفرد ۱۳۸۴ ش، چاپ پنجم،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انتشارات اسلام تہران۔
٦۔المنجد (عربی،اردو):گروہ اردو ادب، چاپ یازدہم ١٩٩٤ ء دارالاشاعت کراچی(پاکستان)۔
٧۔اخلاق:المولیٰ سید عبد اللہ شبر، مترجم:آقای محمد رضا جباران، چاپ دھم زمستان ١٣٨٣ ش انتشارات ھجرت۔
٨۔آموزہ ھای بنیادین علم اخلاق: محمد فتح علی خانی، چاپ اول بھار ١٣٧٩ ش، مرکز جھانی علوم اسلامی۔
٩۔ بحا الانوار:علامہ محمد باقر مجلسی، دارالکتب الاسلامیہ بیروت، لبنان۔
١٠۔مستدرک الوسائل:مرزا حسین النوری الطبرسی، المکتبة الاسلامیہ طھران ١٣٨٢ ھ
١١۔احسن المقال:(ترجمہ اردو، منتھی الآمال: شیخ عباس قمی) دارالاشاعت کراچی(پاکستان)۔
١٢۔غرر الحکم:عبد الواحد،ترجمہ و نگارش: محمد علی انصاری ،قرن پنجم۔
١٣۔سیرۂ رسول اللہ وآرمان ھای انبیاء الٰہی از نظر امام خمینی رحمة اللہ علیہ: رسول سعادت مند، انتشارات تسنیم چاپ اول ١٣٨٥ش۔
١٤۔وسائل الشیعہ:شیخ محمد بن حسن الحر العاملی، مکتبة الاسلامیہ طھران ١٣٩٧ ھ
١٥۔الغدیر:علامہ عبد الحسین احمد امینی نجفی، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات بیروت،لبنان ١٤١٤ھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

١٦ـاصول کافی:شیخ محمد بن یعقوب کلینی رازی، مکتبة الاسلامیہ طهران ١٣٨٨هـ
١٧ـ تفسیر المیزان:علامہ محمد حسین طباطبائی اعلیٰ الله مقامہ ، مؤسسة الأعلمی للمطبوعات بیروت ،لبنان ١٤١١ هـ
١٨ـصحیفۂ امام خمینی: مرکز مدارک فرهنگی انقلاب اسلامی، بهمن ١٣٦١ ش۔
١٩ـشرح نهج البلاغہ: ابن ابی الحدید معتزلی، دار احیاء التراث العربی، بیروت ،لبنان۔
٢٠ـ المحجة البیضائ: محمد بن المرتضیٰ المدعو بالمولیٰ محسن الکاشانی، مؤسسة النشر الاسلامی التابعة لجماعة المدرسین بقم المقدسہ(ایران) ١٤١٥ هـ
٢١ـاخلاق درقرآن: آیة الله العظمیٰ الشیخ ناصر مکارم شیرازی دامت برکاتہ۔
٢٢ـاعلام الدین: المولیٰ دیلمی۔
٢٣ـ سنن النبی: علامہ محمد حسین طباطبائی اعلیٰ الله مقامہ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ،لبنان۔
٢٤ـآمالی : شیخ الطائفہ علامہ شیخ نصیر الدین الطوسی علیہ الرحمة۔
٢٥ـ منتخب میزان الحکمة: آقای محمد ،ری شهری۔
٢٦ـ دیوان سعدی: شاعر بزرگ جهان آقای سعدی شیرازی۔
٢٧ـ گلستان سعدی:شاعر بزرگ جهان آقای سعدی شیرازی۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٢٨۔ سیرۂ پیامبر اکرمﷺ: حجۃ الاسلام آقای محسن قرأتی دامت برکاتہ۔

٢٩۔ ہمگام با رسولﷺ:حجۃ الاسلام آقای جواد محدثی دامت برکاتہ،ناشر: انتشارات پویشگر،

نوبت چاپ: اول ١٣٨٤ ش

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com